روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 12 جولائی 2010ء 29 رجب 1431 ہجری 12 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 146

صاحب عرش

یقیناً تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ یقیناً وہی شروع بھی کرتا ہے اور دہراتا بھی ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔ صاحب عرش (اور) صاحب مجد ہے۔ جو چاہتا ہے اسے ضرور کر کے رہتا ہے۔

(البروج 13 تا 17)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مضمون کے سنانے والے نے وید کے حوالہ سے اپنے مضمون میں بڑے زور سے بیان کیا کہ پرمیشر روح اور مادہ کا مالک ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے کہ وہ صانع عالم جان اور اجسام کے ہر ایک ذرہ کا مالک ہے مگر آریہ صاحبوں کے اصول کی رو سے وہ مالک نہیں ٹھیرتا۔ کیونکہ پرمیشر نے نہ ارواح کو پیدا کیا اور نہ ذرات عالم کو۔ بلکہ وہ یعنی روح اور مادہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ پرمیشر کی طرح قدیم اور انادی اور اپنے اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہیں تو پھر کیونکر پرمیشر ان کا مالک ٹھیر سکتا ہے جن پر ان کا کوئی بھی حق نہیں۔ کیا پرمیشر نے روحوں اور ذرات عالم کو اپنے پاس سے قیمت دے کر کسی سے خریدا تھا۔ کیونکہ وہ ان کا خالق تو نہیں۔ پس کوئی اور وجہ بیان کرنی چاہئے جس کی وجہ سے وہ ایسی چیزوں کا جو اس کی طرح قدیم اور خود بخود ہیں، مالک سمجھا جائے۔ کیونکہ بلا وجہ تو ہم کسی کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ فلاں چیز کا مالک ہے اگر کہو کہ ملکیت پرانے قبضہ سے بھی پیدا ہو سکتی ہے جیسا کہ قانون انگریزی کا اصول ہے۔ اور کبھی ملکیت اس طرح بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ ایک سلطنت دوسری سلطنت سے جنگ کر کے اس پر غالب آ جاتی ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ کیا خدا کی ملکیت کا مفہوم انسانی ملکیت کے مفہوم سے برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ چونکہ انسان ناقص ہے اس لئے انسان ان تمام چیزوں کو جو اپنی ملکیت ٹھیراتا ہے وہ لفظ ملکیت بھی ناقص معنوں میں ہی لیا جاتا ہے مگر کسی چیز کو خدا تعالیٰ کی ملکیت ان معنوں کی رو سے قرار دینا جن معنوں سے انسان کی ملکیت قرار دی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا قرارداد ہے جس کی رو سے خدا تعالیٰ انسان کے برابر ٹھیر جاتا ہے حالانکہ انسان اس کی کسی صفت میں اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ غرض آریوں کے پاس اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ کیوں روح اور مادہ کو پرمیشر کی ملکیت ٹھیراتے ہیں۔ لیکن قرآن شریف نے وید کی طرح بے وجہ اور محض زبردستی کے طور پر اللہ جلشانہ کو تمام ارواح اور ہر ایک ذرہ ذرہ اجسام کا مالک نہیں ٹھیرایا بلکہ اس کی ایک وجہ بیان کی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے............(ترجمہ) یعنی زمین اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے کیونکہ وہ سب چیزیں اسی نے پیدا کی ہیں اور پھر ہر ایک مخلوق کی طاقت اور کام کی ایک حد مقرر کر دی ہے تا محدود چیزیں ایک محدد پر دلالت کریں جو خدا تعالیٰ ہے سو ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا کہ اجسام اپنے اپنے حدود میں مقید ہیں اور اس حد سے باہر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ارواح بھی مقید ہیں اور اپنی مقررہ طاقتوں سے زیادہ کوئی طاقت پیدا نہیں کر سکتے۔ اب پہلے ہم اجسام کے محدود ہونے کے بارہ میں بعض مثالیں پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مثلاً چاند ایک مہینہ میں اپنا دورہ ختم کر لیتا ہے یعنی انتیس ۲۹ یا تیس دن تک۔ مگر سورج تین سو چوسٹھ ۳۶۴ دن میں اپنے دورہ کو پورا کرتا ہے اور سورج کو یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے دورہ کو اس قدر کم کر دے جیسا کہ چاند کے دورہ کا مقدار ہے اور نہ چاند کی یہ طاقت ہے کہ اس قدر اپنے دورہ کے دن بڑھا دے کہ جس قدر سورج کے لئے دن مقرر ہیں اور اگر تمام دنیا اس بات کے لئے اتفاق بھی کر لے کہ ان دونوں نیروں کے دوروں میں کچھ کمی بیشی کر دیں تو یہ ہرگز ان کے لئے ممکن نہیں ہوگا اور نہ خود سورج اور چاند میں یہ طاقت ہے کہ اپنے اپنے دوروں میں کچھ تغیر تبدل کر ڈالیں۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 16)

سیدنا بلال فنڈ میں عطیات کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 11 جون 2010ء میں فرماتے ہیں۔

ایک ضروری امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے بعض جماعتوں کی طرف سے بھی پوچھا جا رہا ہے کہ شہداء فنڈ میں لوگ کچھ دینا چاہتے ہیں تو یہ رقم کس مد میں دینی ہے؟ اسی طرح بعض دوست مشورے بھی بھجوا رہے ہیں کہ شہداء کے لئے کوئی فنڈ قائم ہونا چاہئے۔ یہ ان کی لاعلمی ہے۔ شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ رابعہ سے قائم ہے جو "سیدنا بلالؓ فنڈ" کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں ایک عید کے موقع پر اور خطبوں میں دو دفعہ

باقی صفحہ 12 پر

یو کے میں حصول تعلیم کے مواقع

(واقفین نو استفادہ فرمائیں)

بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند واقفین نو طلباء و طالبات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 13 جولائی 2010ء کو پرل کانٹینٹل ہوٹل لاہور کے بورڈ روم "F" میں صبح 11:00 تا شام 7 بجے ایک سیمینار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں برطانیہ کی 22 معروف یونیورسٹیوں کے نمائندگان طلباء کو مختلف تعلیمی میدانوں میں داخلہ لینے کیلئے مفید معلومات اور ویزا کیلئے انتہائی اہم امور کی طرف راہنمائی کریں گے۔

اسی طرح چین میں ایم بی بی ایس اور انجینئرنگ کی تعلیم کے سلسلہ میں 25 یونیورسٹیوں کے نمائندگان کی طرف سے بھی اس پروگرام میں طلباء و طالبات کی راہنمائی کی جائے گی۔

واقفین نو طلباء و طالبات اس پروگرام سے بھرپور استفادہ کریں۔

(وکیل وقف نو۔ تحریک جدید ربوہ)

مشعل راہ

دعا کی قبولیت خدا کی ہستی کا ثبوت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 28 نومبر 2003ء میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رویا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف والہام کے واسطے سے اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے جب کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا“۔

(الحکم جلد9 نمبر2 مورخہ 17/ جنوری 1905ء تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 651)

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ذاتی بھی اور جماعتی ترقی کا انحصار بھی دعاؤں پر ہے۔ اس لئے اس میں کبھی سست نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کے مطابق دعائیں کرتے رہیں۔ اپنے ایمانوں کو بھی بڑھائیں، اپنے عمل بھی اس طرح بنائیں جن سے خدا راضی ہو۔ کہیں بھی ہماری ذاتی انا ہمیں تقویٰ سے دور لے جانے والی نہ ہو اور سچا تقویٰ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے عاجزی دکھانے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

”جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تو تمہاری آواز کو سن کر تم کو جواب دے گا۔ مگر جب وہ دور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہ سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائے گی اور تم ضرور اس آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی کوئی ہستی ہے۔ پس خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست طریقہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سن لیں یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ یا بات کریں یا دیکھ لیں۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جائے گا تو اس کی آواز سنائی دے گی۔

(روزنامہ الفضل 16 مارچ 2004ء)

نوید صبحِ درخشاں

کِھلے ہیں گلشنِ احمد میں تازہ سرخ گلاب
رقم ہوئے ہیں نئی شان سے وفا کے باب
کئی کو تمغہ ملا وقت عنفوان شباب
کئی بزرگ تھے ثابت قدم پا بہ رکاب
وہ شیر روکتے تھے گولیوں کو سینوں سے
رواں ہے قافلۂ زندگی شہیدوں سے

کہیں سہاگ کہیں باپ حق کی راہوں میں
کوئی ہے گود سے ماں کی خدا کی بانہوں میں
ہے ایسی شان کہ کیا ہو گی بادشاہوں میں
تمہاری یاد ہے نیم شب کی سسکیوں میں آہوں میں
مقامِ خاص ملا ہے تمہیں نصیبوں سے
رواں ہے قافلۂ زندگی شہیدوں سے

نوید صبح درخشاں ہیں حوصلے جن کے
پیامِ وصلِ بہاراں ہیں ولولے جن کے
وہ جن کے خون سے خوشبو بہشت کی آئے
وہ جن کی موت میں پنہاں حیات کے مژدے
زمین ہوتی ہے ذرخیز خوں کے قطروں سے
رواں ہے قافلۂ زندگی شہیدوں سے

وہ جن کے نام سے زندہ رہے گا نام وفا
لکھا ہے جن کی جبینوں پہ صاف ”وصل خدا“
وہ جن کے خون سے سینچا گیا ہے باغِ وفا
وفا کرے گا چمن اس لہو سے بہرِ خدا
خدا نے ان کو گنا بھی الگ ہے مُردوں سے
رواں ہے قافلۂ زندگی شہیدوں سے

ہر ایک قوم کا لاہور کے شہیدو سلام!
اور عشق سے ہوئے سرشار غازیوں کو سلام!
رضائے حق میں ہو راضی، اے خوش نصیبو سلام!
فلک پہ دینِ خدا کے اے ستارو سلام!
یہ آسمان مزین ہے کہکشاؤں سے
رواں ہے قافلۂ زندگی شہیدوں سے

چلو! دکھاؤ قدم میں وہی ثبات چلو!
چلو! یہ درد ہے سرمایۂ حیات چلو!
چلو! یہی ہے مری جاں رہِ نجات چلو!
چلو! ہے ساتھ ہمارے خدا کی ذات چلو!
ہیں پھر (بیوت) لاہور پُر دعاؤں سے
رواں ہے قافلۂ زندگی شہیدوں سے

فاروق محمود

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ یورپ

واقفین نو و واقفات نو کی کلاسز۔ ملاقاتیں اور دیگر مصروفیات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

21 جون 2010ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 39 خاندانوں کے 133 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ علاوہ ازیں 12 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کا شرف پایا۔

پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہاں جرمنی میں فرینکفرٹ اور اس کی اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ Wurzburg، Muhlheim Ruhr، Iserlohn اور Ulmdonau کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز ملاقات کرنے والوں میں شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ عزیزہ درشہوار دردانہ قریشی بنت مکرم محمد غیاث قریشی صاحب کا نکاح عزیزم گلزار لقمان ابن مکرم گلزار احمد صاحب کے ساتھ۔

2۔ عزیزہ فیروزہ فائزہ بنت مکرم منصور احمد جاوید صاحب کا نکاح عزیزم عطاء الباسط رزاق ابن مکرم عبدالرزاق صاحب کے ساتھ۔

3۔ عزیزہ حامدہ رضیہ ثمرہ نجم بنت مکرم نصیر احمد نجم صاحب کا نکاح عزیزم عدنان مصطفیٰ ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کے ساتھ۔

4۔ عزیزہ صباحت مصطفیٰ بنت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کا نکاح عزیزم دانش عظیم ابن مکرم واحد بخش بلوچ صاحب کے ساتھ۔

5۔ عزیزہ امۃ المتین کاہلوں بنت مکرم منور احمد کاہلوں صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم احسان اللہ ابن مکرم ثناء اللہ صاحب کے ساتھ۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعدازاں اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفین نو کی کلاس

آج پروگرام کے مطابق 18 سال اور اس سے زائد عمر کے واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد ہونا تھا۔ سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح میں تشریف لائے جہاں واقفین نو نوجوانوں کی کلاس کا انعقاد ہوا۔ جرمنی بھر سے تقریباً 280 واقفین نو نے اس کلاس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یہ وہ خوش نصیب واقفین نو نوجوان تھے جو تجدید وقف کر چکے ہیں۔ اس کلاس کا موضوع وقف زندگی رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ فلاح احمد رانا صاحب نے پیش کی۔ بعدازاں عزیزم محمد حبیب رانا صاحب نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم نعمان احمد خالد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ، اللہ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

بعدازاں عزیزم مزمل احمد بشیر نے وقف زندگی کے حوالہ سے ملفوظات جلد اول سے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

میں خود اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (-) کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ...... جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہوکر نہیں مرتا، وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 370)

بعدازاں حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

موت اس کی رہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں
کہہ دو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں

عزیزم ملک عبدالرافع صاحب نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد وقف زندگی کے عنوان پر حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات پیش کئے گئے۔ یہ ارشادات ہمارے تمام مربیان اور معلمین اور دیگر واقفین زندگی احباب اور واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارا اوڑھنا، بچھونا، اٹھنا، بیٹھنا، جاگنا، سونا اور چلنا، پھرنا انہی ارشادات اور ہدایات کے تابع ہونا چاہئے۔

عزیزم سفیر احمد نجم نے حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے درج ذیل ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اپنی زندگیاں اللہ کی راہ میں وقف کرنے سے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک اور جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق (-) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا (-) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔

حضرت رسول کریم ﷺ کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنی جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے (-) اور واعظین مقرر کئے جائیں وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم ﷺ جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کی افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہوسکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کردے متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے...... خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو (-) کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھرتے رہیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ (بدر 3/اکتوبر 1907ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی زندگی وقف کرنے کے تعلق میں فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو (-) کا سچا مفہوم اور منشاء ہے کوشش کرو...... خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے کل قویٰ اور خواہشوں کو قربان کر ڈالو اور رضائے الٰہی میں لگا دو ...... اس وقت خدا تعالیٰ پھر ایک قوم کو معزز بنانا چاہتا ہے اور اس پر فضل کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے لئے بھی وہی شرط اور امتحان ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے لئے تھا وہ کیا؟ سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری۔ اس کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کرلو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی ...... ہم سب ایک عظیم الشان وعدہ کر چکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو۔ کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ (خطبات نور ص 189)

بعدازاں عزیزم انس احمد جاوید نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وقف زندگی کے عنوان پر اقتباسات پیش کئے۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

جہاں میں یہ کہتا ہوں کہ زندگیاں وقف کرو۔ وہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ خوب سوچ سمجھ کر اس راہ میں قدم رکھو۔ کیونکہ یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ ہم اپنی زندگیوں سے دستبردار ہوگئے۔ بعض عزیزوں رشتہ داروں کی طرف سے مشکلات پیدا کی جائیں گی یا اپنا نفس ہی پیچھے ہٹنے کے لئے کہے گا۔ پس خوب سمجھ کر دعاؤں کے بعد اس راہ میں قدم رکھو۔ پھر یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ جہاں اور جس جگہ چاہو بھیج دو ہمیں انکار نہیں ہوگا۔ اگر ایک منٹ کے نوٹس پر بھی ان کو بھیجا جائے گا تو ان کو جانا پڑے گا۔ اگر چہ یہ بہت بڑا کام اور بہت بڑا ارادہ ہے۔ مگر اس کے انعامات بھی بہت بڑے ہیں اگر کسی کو ایک ہزار روپیہ بھی آمدنی ہوگی تو اس کو چھوڑنا پڑے گا اور ایسی جگہ جانا ہوگا جہاں صرف دس روپیہ ملنے کی امید ہوگی اور آباد علاقوں کو چھوڑ کر جنگلوں کے سفر پر جانا پڑے گا شہروں کو چھوڑ کر گاؤں میں رہنا پڑے گا۔

خطرناک موسم ان کو اس ارادہ سے روک نہ سکیں جنگیں ان کے لئے رکاوٹ کا موجب نہ ہوں۔ دشوار گزار راستہ ان کو بد دل نہ کرے۔ بیوی بچوں کے تعلقات ان کے عزم کو ڈھیلا نہ کرسکیں۔ وہ چاہیں تو بیوی بچوں کو لے جائیں یا کہیں رکھیں مگر یہ نہیں ہوگا کہ کہیں کہ ہم ان سے علیحدہ نہیں ہوسکتے۔ پس جوان تکالیف کو برداشت کریں گے خدا ان کی مدد کرے گا اور ان کو بڑے بڑے انعامات کا وارث بنائے گا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 1917ء)

زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے (-)! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے (-) کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ (-) کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جنوری 1935ء)

ہر واقف مجاہد ہے اور مجاہد پر اللہ تعالیٰ نے بہت ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ ان کو پورا کرنے والا ہی مجاہد کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے ...... ہمارا مقابلہ تو ان قوموں سے ہے، جن کے نوجوانوں نے چالیس چالیس سال تک شادی نہیں کی اور اپنی زندگیاں لیبارٹریوں میں گزار دیں اور کام کرتے کرتے میز پر ہی مرگئے اور جاتے ہوئے بعض نہایت مفید ایجادیں اپنی قوم کو دے گئے ...... ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے کہ جہاں ان کو کھڑا کیا جائے وہ وہاں سے ایک قدم بھی نہ ہلیں۔ سوائے اس کے کہ ان کی لاش ایک فٹ ہماری طرف گرے تو گرے، لیکن زندہ انسان کا قدم ایک فٹ آگے پڑے، پیچھے نہ آئے۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے اور یہی لوگ ہیں جو قوموں کی بنیادوں کا کام کرتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزم محمد عمران کاہلوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وقف زندگی کے بارہ میں ارشادات پیش کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

وہ لوگ، وہ نوجوان یا بڑی عمر کے مرد یا عورتیں جو خداتعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں وہ اس معنی میں اپنی زندگیاں وقف کررہے ہوتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں ...... دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقی عزت پاسکتا ہے تو محض اپنے رب سے ہی پاسکتا ہے۔ اس لئے اگر ساری دنیا ان کی بے عزتی کے لئے کھڑی ہو جائے اور انہیں برا بھلا کہے تو وہ سمجھتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ عزت کی جگہوں کو خود تلاش نہیں کرتے، نہ عزت واحترام کے فقروں کو سننے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اپنے رب کی نگاہ میں عزت حاصل کرلیں۔ اگر ان کا دل اللہ تعالیٰ کے بتانے پر یا اس کے سلوک کی وجہ سے یہ سمجھ لے کہ ہم خداتعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہیں تو وہ ان ساری عزتوں کو جو دنیوی ہیں ٹھکرا دیتے ہیں اور ان سے خوشی محسوس نہیں کرتے کیونکہ حقیقی خوشی انہیں حاصل ہوجاتی ہے۔

اسی طرح خداتعالیٰ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اس لئے دنیا کے اموال کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی، نہ وہ اس بات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ انہیں دنیا کے رزق دیئے جائیں، نہ وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے گزاروں میں ایزادی کی جائے کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ پھر ایک واقف زندگی یہ یقین رکھتا ہے کہ حقیقی شافی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس وقت وہ یا اس کا کوئی عزیز جس کے اخراجات کا بار اس پر ہے بیمار ہوجاتا ہے تو اسے اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ نظام سلسلہ یا اس کے اپنے وسائل مہنگی دوا کے متحمل نہیں ہوسکتے بلکہ وہ جانتا ہے کہ شفا دینا خداتعالیٰ کا کام ہے۔ جب وہ شفا دینے پر آتا ہے وہ مٹی کی چٹکی میں شفا رکھ دیتا ہے۔

غرض ایک واقف زندگی خداتعالیٰ کی صفات پر یقین رکھتے ہوئے۔ حقیقی توکل اپنے رب پر کرنے والا ہوتا ہے اور خداتعالیٰ کے سوا کسی حالت میں اور کسی ضرورت کے وقت وہ کسی اور کی طرف نہیں جھکتا۔

(الفضل 25/اپریل 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف زندگی بچوں کی تیاری کے سلسلہ میں ہدایات دیں اور والدین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وقف کا معاملہ بہت اہم معاملہ ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ اور بھی آئے گا جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے۔ اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ تو وہ بھی ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے، پھر تم واپس نہیں جاسکتے۔ اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے، اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کردو اور پھر کبھی واپس نہ لو، پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ۔ تو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مڑا کرتا۔ ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزین ہو جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں اور پھر ان پر ان کو کامل دسترس ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

بعدازاں عزیزم حسنات احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وقف زندگی کے بارہ میں ارشادات پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

آپ لوگوں نے وقف کیا ہوا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ اب میں آگیا ہوں، اب جہاں چاہیں لگا دیں۔ کیا تو میں نے ماسٹرز ہے، چاہے تو مجھے چپڑاسی لگا دیں یا کچھ اور لگا دیں یا جس کام میں بھی جماعت لے لے۔ یہ روح پیدا کرنی پڑے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ پی ایچ ڈی کرلی ہے، اجازت دیں کہ ہم دنیاداری کی نوکری کرتے رہیں۔ واقفین، جماعت کو اب ہر فیلڈ میں چاہئیں۔ آئندہ جو وقت آرہا ہے ہوسکتا ہے۔ ریسرچ کا کوئی ادارہ جماعت کا اپنا ہو جائے۔ ٹیچنگ کے لئے بہت سارے چاہئیں۔ قانون میں چاہئیں۔ اکاؤنٹس میں چاہئیں۔ بزنس کے ماہرین چاہئیں اور اسی طرح مربیان چاہئیں۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔

پھر حضور انور نے فرمایا:۔

واقف زندگی وہ ہے جو کسی قسم کا بھی مطالبہ نہیں کرتا جس کی کوئی ڈیمانڈ نہیں ہوتی۔ جو الاؤنس کھانے کے لئے ملے گا اس میں گزارا کرنا ہوگا۔ جس جگہ آپ کو رہنے کے لئے کہا جائے گا جنگل میں اسی جگہ رہنا ہوگا ...... اس سوچ کے ساتھ اپنے آپ کو تیار کریں کہ ان علاقوں میں آپ لوگوں نے کام کرنا ہے، انجینئر کی حیثیت سے، ٹیچر کی حیثیت سے (-) کی حیثیت سے یا کسی بھی اور فیلڈ میں اگر ضرورت پڑے گی۔ بھیجا جاسکتا ہے ...... تو اس لحاظ سے آپ لوگوں کو جو میچور ہوچکے ہیں اور جو پندرہ سال سے اوپر ہیں وہ اس لحاظ سے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کریں کہ آپ نے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے اپنی تعلیم مکمل کر دینے کے بعد اور یہی وقف نو کا مقصد ہے اور اس کے لئے واقفین نو کو تھوڑا سا دوسروں سے مختلف بھی ہونا چاہئے۔ وقف نو آپ اس وقت کہلائیں گے جب جماعت کی خدمت میں آجائیں گے۔ اگر ایک انجینئر بنتا ہے اور اس کو باہر مثلاً تیس ہزار یورو کا سٹارٹ ملتا ہے یا جو بھی سٹارٹ ہو۔ جماعت میں آکر اس کو سال میں پانچ چھ ہزار یورو پر کام کرنا ہوگا تو کرنا پڑے گا تبھی وقف ہے۔ اس لئے ساری دنیاوی خواہشات جو ہیں وہ ختم کرنی ہوں گی ...... ان ملکوں میں رہتے ہوئے خاص طور پر جب یہ Teenage شروع ہوتی ہے، پندرہ سال سے اوپر، اپنے سکول میں دیکھ کر اپنے ماحول میں دیکھ کے بہت ساری خواہشات بڑھتی ہیں۔ ان خواہشات کو ختم کریں گے تو وقف نو کہلائیں گے ...... واقف زندگی کی اپنی جو خواہشیں ہیں وہ کم سے کم ہوں تبھی وقف پورا کرسکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے آپ کا دوسروں سے فرق ہونا چاہئے۔ Difference ہونا چاہئے آپ میں اور دوسرے لڑکوں میں۔ نہیں تو وقف کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (وقف نو کلاس جرمنی 2008ء)

ہمیشہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ! ہمیشہ مجھے اپنے والدین کا بھی عہد پورا کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنے عہد پورا کرنے کی بھی توفیق دے اور ہر موقع، ہر تکلیف میں، ہر امتحان میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح جواب دینے والے ہوں کہ ...... تو مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں اور ایمان پر قائم رہنے والوں میں پائے گا۔ اگر آپ اس طرح اپنا عہد نبھاتے رہے تو تبھی آپ وقف کے میدان میں کامیاب اور اللہ کا پیار حاصل کرنے والے ہوں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے والے ہوں گے اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا ہاتھ رکھ کر ہر مشکل سے نکالے گا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر آپ پر ہوگی۔ لیکن ہر قربانی کے لئے تیار رہنا اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اس روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ماں باپ کا اور اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (یکم اکتوبر 2005ء)

عزیزم حسنات احمد نے اپنی گزارشات کے آخر پر جرمنی کے تمام واقفین نو نوجوانوں کی نمائندگی میں کہا۔

پیارے آقا! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے ذریعہ (-) کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہوگئے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو وقف کا وہی نمونہ دکھانا چاہئے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ واقف گردنیں جو برضا و رغبت اپنے آپ کو اس چھری کے نیچے رکھ دیں اور خداتعالیٰ کی

نعمتوں کو حاصل کریں؟ کہاں ہیں حضرت حاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خداتعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش کو چھوڑ کر خداتعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگی گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 4 مئی 1966ء)

یا سیدی! ہم تمام واقفین نو تجدید وقف کرتے ہوئے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دنیا کی لذت، آرام اور عیش کو چھوڑ کر خداتعالیٰ کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہوگی اگر سیدنا وامامنا ہمیں کسی قابل سمجھتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کسی بھی قسم کی خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔ سیدی! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ماں باپ کا اور اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بعدازاں عزیزم حماد احمد اور عزیزم حنان احمد نے مل کر پیمان وفا کے عنوان سے درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

ضائع ہم آپ کا پیغام نہ ہونے دیں گے
سرنگوں پرچم ایمان نہ ہونے دیں گے
اپنے اعمال کی تقویٰ پہ بنا رکھیں گے
دعوت فسق کبھی عام نہ ہونے دیں گے
بڑھتے جائیں گے سوئے منزل مقصود مگر
راہ میں سست کبھی گام نہ ہونے دیں گے
خدمت دیں کے عوض نفس کو اپنے ہر گز
ہم کبھی طالب انعام نہ ہونے دیں گے
لاکھ طوفاں اٹھیں ظلم کے لیکن دل کو
ناشکیب آپ کے خدام نہ ہونے دیں گے
آپ سے عہد جو باندھا ہے وہ انشاء اللہ
ہم کبھی رسوا سر عام نہ ہونے دیں گے

واقف نو نوجوانوں کی طرف سے یہ پروگرام پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اچھا پروگرام بنالیا ہے، آپ لوگوں نے نثر میں بھی، تحریر میں بھی اور نظم میں بھی۔ یہ عہد جو کرلیا ہے اب اس کو یہاں صرف (بیت الذکر) میں یا کسی پروگرام میں آتے ہوئے ذہن میں نہیں رکھنا بلکہ اس کا فائدہ تب ہی ہوگا جب ہر واقف نو ہر وقت ہر روز صبح اٹھ کے اپنے اس عہد کو یاد رکھے کہ میں وقف نو ہوں۔ کیونکہ اب پندرہ سال کے بعد آپ لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیش کردیا ہے اور وقف فارم پُر کردیئے ہیں۔ اس لئے اب اس عہد کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے۔ روزانہ، ہر روز جگالی کریں گے تب ہی آپ کو یاد رہے گا کہ وقف نو ہیں اور یہ صرف وقتی جذبہ نہیں ہے بلکہ آپ نے مستقل مزاجی سے اپنے آپ کو دین کی خدمت کرنے کے لئے تیار کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے بڑی اہم ضرورت، اہم چیز دعا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اس لئے آپ کی ہر صبح باقاعدہ فجر کی نماز کے ساتھ، وقت پر نماز کے ساتھ ہونی چاہئے پھر تلاوت قرآن کریم ہونی چاہئے، پھر اس عہد کو ذہن میں دوہرانا چاہئے۔ پھر اس کے بعد آپ کی پڑھائی شروع ہو یا جس جس فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہ شروع ہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر آپ کا یہ عہد صرف زبانی دعویٰ ہوگا جو (-) میں آکے آپ اجلاس میں بیٹھ کر تو کردیں گے۔ لیکن حقیقت میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے ہمیشہ اس چیز کو یاد رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا اب کسی نے کوئی سوال کرنا ہے، کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا میں نے گزشتہ سال Abitur کیا تھا۔ حضور انور نے مجھے ڈاکٹر بننے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ لیکن اس سال داخلہ نہیں ملا اور مزید انتظار کرنا پڑے گا۔ ملک ہنگری (Hungary) میں اپلائی کیا تھا۔ وہاں داخلہ ملنے کی امید ہے کیا میں وہاں چلا جاؤں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہاں چلے جائیں۔ اگر داخلہ ملتا ہے تو لڑکوں کو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لڑکیوں کو تو میں روکا کرتا ہوں لیکن لڑکوں کو کوئی حرج نہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں جرمن میں پڑھاتے ہیں۔ طالبعلم نے عرض کیا وہاں جرمن میں پڑھاتے ہیں۔ ادھر جرمنی میں مجھے پانچ سال انتظار کرنا پڑسکتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اتنا لمبا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں یا تو دوبارہ اگلے سال کی امید ہو تو ٹھیک ہے ورنہ باہر جا کر پڑھ سکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

نیز حضور انور نے اخراجات کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ وہاں فیس وغیرہ زیادہ تو نہیں ہے تو طالبعلم نے عرض کی کہ والدین انتظام کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا اگر فیس وغیرہ کا انتظام والدین کرسکتے ہیں یا تمہارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چیک ریپبلک میں بھی لوگ میڈیسن کے لئے جاتے ہیں۔ UK سے بھی لوگ وہاں گئے ہیں۔ کیا وہاں انگلش میں پڑھا رہے ہیں۔ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا جی وہاں انگریزی زبان میں پڑھایا جارہا ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں اکانومی لاء پڑھ رہا ہوں۔ لاء (Law) میں میری پڑھائی اچھی نہیں ہے۔ اکانومی میں اچھی ہے۔ اگر مجھے اجازت ہو اور جماعت کو ضرورت ہو تو کیا میں انٹرنیشنل بزنس پڑھ سکتا ہوں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Economics بزنس پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے یہ کرلیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ صرف بزنس رہ جائے اور باقی تعلیم ایک طرف ہو جائے۔ نیز فرمایا کہ یہ لکھ کر بھجیں کہ میں یہ پڑھ رہا ہوں یا پڑھنا چاہتا ہوں اور جب مکمل کروں گا تو میں اطلاع دوں گا۔ ایک واقف نو طالبعلم نے کہا کمپیوٹر و الیکٹرونکس پڑھنا چاہتا ہوں۔ مجھے بہت شوق ہے اس چیز کے پڑھنے کا میں حضور سے دعا چاہتا ہوں حضور میرے لئے دعا کریں۔

حضور انور نے فرمایا دعا تو میری ہوگی لیکن آپ کو پڑھنے کا شوق ہے تو محنت بھی کرنی پڑے گی۔ طالبعلم نے بتایا کہ میں ابھی الیکٹرونکس کا کام بھی کررہا ہوں۔ جیسے Handy Repairing اور اسی طرح کے دوسرے کام Micro Chips وغیرہ سیکھ رہا ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ میں ڈپلومہ کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے تو کریں لیکن دعا اس وقت ہوگی جب ساتھ خود بھی آپ دعا کررہے ہوں گے اور پڑھ بھی رہے ہوں گے۔ یہ صرف کہہ دینا کہ ہم نے دعا کے لئے کہا تھا منظور نہیں ہوئی، اگر آپ لوگوں کی اپنی دعائیں ساتھ نہیں ہوں گی تو کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن اپنے آپ کو بھی دعاؤں کا پابند کریں۔

ایک طالبعلم نے کہا کہ میڈیسن کے تیسرے سمیسٹر میں پڑھ رہا ہوں۔ اب Specialize کس میں کروں۔

حضور انور نے فرمایا طالبعلم کی اپنی دلچسپی بھی ہوتی ہے۔ آپ کی دلچسپی کس میں ہے۔ سرجری میں دلچسپی ہے یا جنرل میڈیسن میں ہے؟

واقف نو طالبعلم نے بتایا کہ کارڈیالوجی میں دلچسپی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس میں سپیشلائز کریں۔ لیکن پہلے کوالیفائی تو کریں۔ پھر اگلوں کی مرضی ہوگی کہ اس لیول کے آپ ہیں بھی کہ نہیں کیونکہ ان کی بھی تو Preferences ہوتی ہیں۔ جو کالجز، یونیورسٹی ہاسپٹلز ہیں یہ آپ کو اس میں سپیشلائز کروائیں گے بھی یا نہیں۔ ان کی ایک اپنی Merit List ہوتی ہے۔ اس کے حساب سے وہ کررہے ہوتے ہیں اگر اس میں آپ آجاتے ہیں تو ضرور کریں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ اس وقت چھٹے سمسٹر میں میڈیسن پڑھ رہا ہوں اور نیورو سرجیکل ریسرچ میں، پی ایچ ڈی بھی شروع کی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میڈیسن میں کتنے سال باقی رہتے ہیں۔ Ph.D کرلیں گے تو کیا آپ کو اس کا کریڈٹ مل جائے گا۔ اس کا عرصہ کم ہو جائے گا۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ یہاں طریق یہ ہے کہ چھ سال کی پڑھائی کے دوران Ph.D کرسکتے ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ Ph.D کی ڈگری مل جاتی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ Ph.D کرنے کا مطلب ہے کہ آپ کو ریسرچ کرنے کا شوق لگتا ہے۔ اس لئے اگر آپ Ph.D کرلیتے ہیں تو پھر ریسرچ میں جائیں۔

ایک واقف نو طالبعلم نے دریافت کیا کہ ٹیچنگ کے ساتھ جرمن زبان مضمون کے طور پر رکھ سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جرمن ساتھ رکھ سکتے ہیں تو رکھیں۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ اس سال Abitur کیا ہے۔ کیا میں یونیورسٹی میں فزکس پڑھ سکتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اگر فزکس میں دلچسپی ہے پھر آگے ماسٹرز کرنا ہے فزکس میں، Ph.D کرنی ہے اور ریسرچ کا ارادہ لگتا ہے تو ٹھیک ہے ضرور جاؤ لیکن اطلاع ساتھ ساتھ کرنی ہے کہ میں کیا کررہا ہوں۔

ایک واقف نو طالبعلم نے بتایا کہ فوج میں رہ کر میڈیسن کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر فوج کی یہ شرائط بھی ہوں گی کہ پانچ سال دس سال سروس کرو۔ حضور انور نے فرمایا جو موجودہ کریڈٹس آپ کے پاس ہیں اس میں میڈیکل میں داخلہ نہیں مل سکتا اور فوج میں جانے کے بعد آپ کو بہتر مل جائے گا تو ٹھیک ہے لیکن ساتھ ساتھ آپ اطلاع کرتے رہیں کہ کیا صورتحال ہے۔ سات سال کی سروس کے بعد یہ نہ ہو اب مجھے بڑے میڈل ملتے جارہے ہیں۔ میرا High Rank بن رہا ہے تو اب مجھے چھٹی دے دی جائے کہ اب میں فوج میں رہوں۔ یہ تو ارادہ نہیں؟

حضور انور نے فرمایا سات سال تک اجازت ہے اس سے زیادہ نہیں۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ پائلٹ کی تو فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ اگر تیسری جنگ عظیم ہو جائے تو شاید ضرورت پڑے ہی نہ، پھر Cyclists اور Horse Riders کی ضرورت پڑے گی۔

ایک طالبعلم جس نے IT میڈیا میں کورس کرنا تھا۔ اسے حضور انور نے فرمایا کہ صرف پروگرامنگ کا کورس ہے یا پروڈکشن بھی ہے اور پروگرامنگ بھی۔ فرمایا پڑھ کر پھر واپس آجاؤ گے۔ وقف جاری رکھنا ہے۔ MTA میں کام آسکتے ہیں۔

ایک طالبعلم کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ترکی زبان پڑھنی ہے تو کیا ساتھ Hebrew نہیں پڑھ سکتے۔ بطور زائد زبان لینی پڑتی ہے تو ساتھ یہ زبان بھی کرلو۔ عربی پڑھنی ہے تو ساتھ ہی Hebrew بھی پڑھو۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقف نو نوجوانوں کو انعامات عطا فرمائے جنہوں نے وکالت وقف نو کے مقرر کردہ نصاب میں 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے تھے عزیزم حسنات احمد اور حماد احمد نے یہ انعامات حاصل کئے۔

واقفات نو کی کلاس

واقفین نو نوجوانوں کی یہ کلاس سوا چھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں 18 سال اور اس سے زائد عمر کی واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا پروگرام شروع ہوا۔ بچیوں کی اس کلاس میں 218 واقفات نو بچیوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یہ وہ خوش نصیب بچیاں ہیں جو تجدید وقف کرچکی ہیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ تہمینہ بلال صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ عزیزہ نائلہ عنبر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ ثمرہ منور صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت کے ساتھ رہو، امام وقت کی باتیں سنو اور اس کی اطاعت کرو، دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن چھوڑ دو اور اللہ کے رستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا دین سے گلوخلاصی کرالی۔ سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو جائے۔

اس کے بعد دین کی خدمت اور ہماری ذمہ داریوں سے متعلق ملفوظات سے حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات عزیزہ انیلہ احمد صاحبہ نے پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا...... پس تم ایسے برگزیدہ نبیؑ کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔

نیز فرمایا: ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے۔ تو اسے بہت فکر کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔

پھر فرمایا: کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ فرمایا میں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص304)

پھر فرماتے ہیں: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔

(ملفوظات جلد اول ص215)

بعدازاں عزیزہ قرۃ العین نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو
رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ امۃ الاعلیٰ شیخ، عزیزہ قانتہ تبسم، عزیزہ نگہت شرافت اور عزیزہ صائمہ انعم باجوہ نے وقف اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے درج ذیل بعض ارشادات پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:۔

''پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا''۔ (ملفوظات جلد اول ص365)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو''۔

(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

تعلق باللہ کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں جرمنی میں واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

''شادیاں ہو جائیں تو اپنے بچے یا اپنا محلّہ جس جس علاقے میں رہتے ہیں اس میں اپنا نمونہ ایسا دکھائیں جو جماعت کی، اپنوں کی تربیت کی وجہ بن سکے اور دوسروں کے لئے جماعت کی (-) کا باعث بنے۔ اس کے لئے تیاری کرنی ہوگی۔ پہلی تیاری کیا ہے کہ ہر واقفہ نو جو ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح ہوگا۔ جب نمازوں کی طرف توجہ ہوگی۔ جب دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی۔ جب قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ ہوگی، جب اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں قرآن کریم میں ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہوگی تب تم کہلا سکتی ہو صحیح واقفہ نو اور صحیح مومنہ عورت یا لڑکی، تو اس طرف توجہ رکھو''۔

(برموقع واقفات نو کلاس بمقام فرینکفرٹ 20/اگست 2008ء)

یہ بھی خدا کی ایک خاص حکمت ہوتی ہے کہ جب مخالفت زوروں پر ہو، دعوت الی اللہ کے راستے بھی مزید کھلتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 21 مئی 2010ء میں فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جس طرح روڑی اور کھاد جو گند بلا ہوتا ہے یہ فصلوں کی نشوونما کے لئے کام آتا ہے۔ اسی طرح یہ گندی مخالفتیں بھی الٰہی جماعتوں کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ یہ مخالفت بھی بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردہ کے بارہ میں واقفات نو بچیوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔

''جو بڑی لڑکیاں ہوگئی ہیں ان کے سر پہ سکارف یا حجاب یا دوپٹہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ تمہارا نمونہ جو ہے وہ باقیوں کے کام آئے گا۔ تم لوگ ایک کریم ہو جماعت کی بچیوں کی اور کریم جو ہو تو اس لئے اپنا وہ مقام بھی یاد رکھو۔ تمہارا اپنا ایک سٹیٹس ہے اس کو یاد رکھو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرو۔ ہر احمدی بچی کا اپنا ایک تقدس ہے ایک Sanctity ہے اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن واقف نو بچی جو ہے اس کو اپنا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ بچیاں جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئی ہیں وہ کوٹ پہنتی ہیں پردے کے لئے۔ کوٹ ایسا ہو جو جسم کے ساتھ چپکا نہ ہو بلکہ تھوڑا سا ڈھیلا ہونا چاہئے۔ بازو اس کے یہاں ہاتھ تک ہوں تب پتا لگے گا کہ تم مختلف ہو دوسروں سے۔ ان سب باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو''۔

(برموقع واقفات نو کلاس بمقام فرینکفرٹ 20/اگست 2008ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کو جن مضامین پڑھنے کی طرف ہدایت فرمائی ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

☆ زبانوں میں سے عربی، اردو، جرمن یا دوسری یورپین زبانیں۔

☆ میڈیسن (Medicine)

☆ جرنلزم (Journalism)

☆ ٹیچنگ لائن

☆ سائیکالوجی (Psychology)

☆ سائنس کے مضامین جیسے Chemistry، Maths، Physics وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کرلیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اس ملک کو سائنسدانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ (-) کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے یہ قومیں مجبور ہوں گی پھر یہ (-) کے خلاف کوئی بات نہ کرسکیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ (-) کے دفاع میں لٹریچر شائع ہوسکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہوسکتے ہیں، نہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں، نہ مشن کھولے جاسکتے ہیں، نہ مربیان اور (-) تیار ہوسکتے ہیں اور نہ مربیان اور (-) جماعتوں میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔ نہ (-) تعمیر ہوسکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جاسکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک (-) کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے''۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم ص209)

بعدازاں عزیزہ مدیحہ احمد اور عزیزہ رملہ خالد نے عزیزہ امۃ المتین طارق، عزیزہ وردہ ساہی اور عزیزہ عمیرہ حمید نے مل کر کورس کی صورت میں ترانہ پیش کیا۔ جس کا پہلا بند درج ذیل ہے۔ ؎

جو آپ کہیں وہ جان مری کہ اطاعت ہے پہچان مری
اسباب ہیں میرے عزم و دعا ہے علم و عمل سے شان مری
میں چھوٹا ہوں لیکن پھر بھی ہر عہد کو پورا کرنا ہے
جی سیدنا ارشاد کریں کیا کرنا ہے کیا کرنا ہے

اس کے بعد اسی گروپ نے واقفین نو کا درج ذیل ترانہ پیش کیا۔ ؎

ہم واقفین نو ہیں ہماری ہے چھب نئی
اٹھتی ہے دھڑکنوں سے ہماری صدا یہی
لبیک یا امامنا، لبیک یا سیدی
لبیک یا امامنا، لبیک یا سیدی

بعدازاں ان بچیوں نے خلافت کے امیں ہم ہیں کے عنوان سے درج ذیل نظم پیش کی۔

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے
خلیفہ کے لبوں سے جو گل و جوہر بکھرتے ہیں
بڑے انمول موتی ہیں یہ دولت ہم سنبھالیں گے
جو بازو کٹ گرے تو دانتوں سے اٹھائیں گے
بہر قیمت لوائے احمدیت ہم سنبھالیں گے
میرے رہبر میرے مرشد ترے خدام کہتے ہیں
تمہیں چھاؤں میں رکھیں گے تمازت ہم سنبھالیں گے

واقفات نو بچیوں کی طرف سے اس پروگرام کے پیش کئے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ہدایات تم لوگوں نے بہت سی سن لی ہیں۔ اب اگر ادھر ہی بیٹھ کر سنیں اور باہر نکلتے نکلتے بھول گئے تو پھر نہ پہلی ہدایات کا فائدہ ہے اور نہ اب ہدایات دینے کا فائدہ ہے۔ ہدایت یہ ہے کہ خدا سے تعلق کی باتیں کرتے ہو تم لوگ، تو خلافت ان لوگوں کو ملے گی جن کا خدا سے تعلق ہے۔ خلافت کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو مستقل نیک عمل کرنے والے ہوں گے۔ یہ نہیں کہ عید پہ، جلسے پہ اجتماع پہ اور وقف نو کی کلاس میں یہاں آئے تو اس وقت یاد آئے کہ ہم واقفات نو ہیں۔ ہر روز، ہر دن جو تم لوگوں پہ چڑھے وہ تم لوگوں کو یاد دلائے کہ واقفات نو ہو۔

حضور انور نے فرمایا ہم وہ ہیں جنہوں نے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے اور اپنے اس عہد کو دہرایا ہے اور دوبارہ اس عہد پر پابندی کرنے کا وعدہ کیا ہے جو ہمارے ماں باپ نے کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ پندرہ سال کے بعد سارے یہ دہرائیں پھر اس کے بعد آپ کو روزانہ اپنی حالتوں کا جائزہ لینا

چاہئے۔ صبح اٹھتے ہیں، لڑکوں کو میں نے کہا تھا کہ آپ ہر صبح باقاعدہ فجر کی نماز کے ساتھ ہو۔ وقت پر نماز پڑھی جائے۔ قرآن کریم پڑھا جائے اور اس کا ترجمہ پڑھا جائے۔ ابھی میں نے پچھلے دنوں خطبہ میں بتایا تھا شہداء کے واقعات سنا رہا تھا کہ ایک شہید صبح اپنے بچوں کو نماز پڑھانے کے بعد کہا کرتے تھے کہ قرآن کریم پڑھو، چاہے ایک آیت پڑھو اور پھر ترجمہ پڑھو تا کہ تم اس پر عمل کر سکو۔ اس طرح قرآن کریم کی سمجھ آئے گی۔ تو ایسے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں موجود ہیں، نوجوانوں میں بھی ہیں اور بڑوں میں بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے گھروں میں رواج جاری کیا ہوا ہے۔ اس لئے جب آپ لوگ واقفات نو ہیں۔ کچھ ایسی بھی ہوں گی جن کی شادیاں ہوگئی ہیں یا ہونے والی ہیں بلکہ بعض مجھے ملی ہیں جن کی شادیاں ہوگئی ہیں۔ جنہوں نے اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے اس لئے اب اپنے عملی نمونے قائم کریں اور صرف یہ ترانے اور یہ ارشادات اور یہ پُرجوش تقریریں اور اجتماعات پر حاضریاں، جلسوں پر حاضریاں یہ کوئی چیز نہیں ہیں جب تک کہ دل کے اندر جوش سے انقلاب نہیں پیدا ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب ایسے ایسے واقعات ہو رہے ہیں پاکستان میں اور بڑے سخت حالات ہیں وہاں پہ، ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں اور صدقات پر بہت زور دیں۔ اگر آپ لوگوں کی دعائیں اور چیخیں آسمان پر پہنچیں گی۔ یونہی اللہ تعالیٰ حالات بدلے گا۔ بہت سارے لوگ ایسے ہماری واقفات نو میں ہیں جن کے عزیز وہاں پاکستان میں ہیں اور بڑے سخت تنگ حالات میں وہاں ہیں۔ ویسے بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے پھر جماعت تو ایک بنیان مرصوص ہے۔ ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہے۔ ایک جسم کی طرح ہے۔ اس کے لئے تو ہمیں بہت زیادہ کوشش کر کے مضبوط رکھنا ہے اور اگر کسی کو تکلیف ہے تو اس کی تکلیف کو محسوس کرنا ہے۔ بنیان مرصوص اس وقت بنتی ہے جب ہر ایک اپنا اپنا فرض پورا کرنے والا ہو، صرف زبانی سیسہ پلائی ہوئی دیوار نہیں بن جاتی۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، بہت بڑی ذمہ داریاں آپ پر اس وقت بھی عائد ہیں۔ یہاں ساری سمجھ بوجھ رکھنے والی ہیں اور مزید ذمہ داریاں آپ پر پڑیں گی۔ جب آپ لوگوں کو اپنی نسلوں کی تربیت کا موقع ملے گا۔

ایک واقفہ نو بچی کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ٹیچنگ کے بارہ میں اجازت مل گئی تھی تو پھر کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

Psychology کے لئے اپلائی کرنے کی اجازت کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا۔ کریں۔ ایک واقفہ نو طالبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ گزشتہ ہفتہ ایک پارٹی میں گئی تھی۔ ان کو دعوت الی اللہ کرنے پر، انہوں نے مجھے مجبور کرتے ہوئے پیسے پکڑا دیئے تو میں کیا کروں۔

حضور انور نے فرمایا کیا تم (-) کے بارہ میں بتا رہی تھی۔ ان بیچاروں کو عادت ہے کیونکہ ان کے مولوی پیسے لئے بغیر دین کی بات نہیں کرتے۔ انہوں نے سمجھا کہ تم بھی مولویانی ہو۔ تمہیں وہاں کہنا چاہئے تھا کہ اگر تمہاری کوئی چیریٹی ہے تو اس میں دے دو اور اگر نہیں ہے تو پھر ہیومینیٹی فرسٹ میں دے کے ان کو بتانا کہ ہمارے Humanity First میں کیا کیا کام ہوتے ہیں۔ یہ رقم میں نے اس میں دے دی ہے۔ جہاں افریقہ میں یتیموں کی پرورش ہوتی ہے۔ پانی مہیا کیا جاتا ہے، خوراک مہیا کی جاتی ہے جو Disaster Effected لوگ ہیں، طوفان زدہ علاقوں میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ میں نے تمہاری رقم وہاں دے دی ہے اور تم بھی اس ثواب میں میرے ساتھ شامل ہوگی ہو اور تمہیں اس ثواب میں شامل کرنے کے لئے رسید بھی بھیج رہی ہوں۔

ایک طالبہ کے اس سوال پر کہ Architecture کے لئے اجازت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بالکل کرو۔

ایک واقفہ نو طالبہ نے میڈیسن کرنے کے لئے اجازت چاہی تو حضور انور نے فرمایا میڈیسن نہ صرف کر سکتی ہو بلکہ ضرور کرو۔ دو ہی تو علم ہیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھے علم ہیں۔ دین کا علم اور یہ جسم کا علم اور عورتوں کے لئے تو میڈیسن سے اچھی چیز کوئی نہیں ہے۔ یہی تو میں کہتا ہوں لڑکیوں کو، جتنی زیادہ لڑکیاں میڈیسن میں جائیں گی اتنا ہی اچھا ہے، پھر ٹیچنگ میں جائیں، پھر زبانوں میں جائیں۔ اگر میڈیسن کرنی ہے تو اللہ کرے داخلہ بھی مل جائے۔

ایک واقفہ نو طالبہ کے اس سوال پر کہ میں سائیکالوجی اور ہسٹری پڑھ رہی ہوں، Bachelor کس میں کروں۔ حضور انور نے فرمایا ہسٹری میں کرو۔

ایک بچی نے اپنے ابا جان کے لئے اور ایک نے اپنے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

اس سوال کے جواب میں کہ مقالہ لکھنے کے لئے کوئی عنوان چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عناوین تو بنانے پڑیں گے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار، جماعت احمدیہ کی تعلیمی میدان میں کوشش، جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت یا احمدی (-) اور غیر احمدی (-) میں فرق۔ یہ بھی ایک بہت بڑا عنوان بن سکتا ہے۔

اس طرح کا سپروائزر عنوان وہ قبول کرلیں گے اور بھی عناوین لکھے جا سکتے ہیں۔ خود بھی سوچ کر دیکھو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر یونیورسٹی میں کوئی حضرت مسیح موعود کی شان کے خلاف کوئی بات کرے تو کیا جواب ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا پروفیسر لوکل ہیں، عرب ہیں یا ترک ہیں کون ہیں؟

بچی نے بتایا کہ ایک مصر کے ہیں اور ایک جرمن ہیں۔ حضور انور نے فرمایا وہ اعتراض کیا کرتے ہیں؟ اول تو پہلی بات یہ ہے کہ اگر تو کوئی ایسا اعتراض کرتے ہیں جس سے جماعت کے عقائد پر حرف آتا ہو تو ان سے کہو کہ مجھے موقع دیں تو میں آپ کو صحیح بات بتاؤں۔ جو ہمارے عقائد ہیں ان کے بارہ میں ضرور بتانا چاہئے۔ ماحول کا احترام رکھتے ہوئے ٹیچر سے یہ کہو کہ آپ نے اعتراض تو کیا ہے لیکن جس کلاس میں اعتراض کیا ہے مجھے یہاں ہی موقع دیں کہ میں اس پر روشنی ڈالوں۔ اگر وہ اجازت نہیں بھی دے گا تو کم از کم جو طلباء ہیں ان کو یہ تو احساس ہوگا کہ اس نے اعتراض کیا ہے اور یہ اعتراض کا جواب دینا چاہتی ہے تو اس کا جواب نہیں سنا جا رہا تو پھر وہ آپ سے خود آکر پوچھیں گے۔

ایک بچی کے سوال پر کہ Educational Science میں ماسٹر کرنے کی اجازت چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کرو اللہ فضل کرے گا۔

اس سوال کے جواب پر کہ Speech Therapy اور نرس ٹیچر میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا Speech Therapy۔

ایک واقفہ نو نے بچوں کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا آپ پر تین ذمہ داریاں ہیں اپنی اور دو بچوں کی اور خاوند کی۔

ایک طالبہ نے اپنی والدہ کے لئے اور پڑھائی کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا۔ اللہ فضل کرے۔

ایک واقفہ نو بچی نے Homeopathy کا کورس کرنے کے لئے اجازت چاہی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے کریں۔ جرمنی میں ہمارے لئے یہی مشکل ہے کہ یہاں ہومیوپیتھی کرنے نہیں دیتے۔ پریکٹس کرنے نہیں دیتے جب تک ڈگری ہاتھ میں نہ ہو اور ہمارے احمدیوں میں میرا خیال ہے بہت کم ہیں، شاید ہی ایک ہو تو پرائیویٹ ہوتا ہے تو پیسے زیادہ لگتے ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ بات پیش کی گئی کہ امتحان دینے کے لئے ضروری ہے کہ پچیس سال عمر ہو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر تین سال ضائع کرنے کی بجائے Biology میں کوئی ڈگری کرنے کی کوشش کریں۔ ایک اور بچی نے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی، حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ آخر پر ایک بچی نے میڈیسن میں داخلہ کی اجازت چاہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لے لیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفات نو بچیوں کو جنہوں نے وکالت وقف نو کے مقرر کردہ نصاب میں 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے تھے انعامات تقسیم فرمائے۔

درج ذیل خوش نصیب بچیوں نے انعامات کے حصول کی سعادت حاصل کی۔

عزیزہ طوبیٰ احمد۔ عمیرہ صدف احمد۔ صالحہ سطوت بھٹی۔ عمرانہ صباحت احمد۔ عائشہ خان۔ نوشابہ باجوہ۔ صائمہ انعم باجوہ۔ آمنہ بتول بھٹی۔ نبیلہ احمد۔ ثمرہ منور گھمن۔ ملیحہ ناصر۔ مہمین خان۔ انیلہ احمد۔ قرۃ العین پیرزادہ۔ شاہدہ محمود۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس سوا سات بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فرینکفرٹ اور اس کی گردونواح کی جماعتوں کے علاوہ Ume اور Donau، Neuburg، Stuttgart اور Weingarten کی جماعتوں سے آنے والی چالیس فیملیز کے 134 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان، دوبئی اور کینیڈا سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

نماز کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **مکرم مرزا محمود احمد صاحب** مرحوم ابن مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر، سابق نائب صدر عمومی ربوہ) فرینکفرٹ جرمنی کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم اڑھائی سال تک برین کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد 18 جون 2010ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ 1974ء کے آخر میں آپ ہجرت کر کے جرمنی آگئے۔ یہاں آنے کے بعد بطور صدر حلقہ، سیکرٹری امور عامہ اور کچھ عرصہ بطور نیشنل جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ خلافت احمدیت و خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ عقیدت اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ نیک، ملنسار اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم کے حاضر جنازہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

1۔ مکرم محبوب احمد صاحب (سابق باڈی گارڈ) ربوہ

آپ 30 مئی 2010ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ مرحوم دین سے محبت کرنے والے نیک وجود تھے۔ آپ خلافت کے عاشق اور خاندان

حضرت مسیح موعود سے احترام اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ حفاظت خاص میں خدمت کی توفیق پائی۔ فرقان فورس میں بھی خدمات سر انجام دیں۔ بچوں سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتے اور ان کی نیک تربیت کی۔ جس کی وجہ سے انہیں بھی خدا کے فضل سے خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔مکرمہ خدیجہ الحلبی صاحبہ (آف حوش عرب دمشق سیریا)

آپ 8 مئی 2010ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ 29 سال قبل بیعت کی توفیق پائی۔ آپ حوش عرب میں بیعت کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ بیعت کے بعد خاوند نے پہلے مخالفت کی لیکن بعد میں انہیں بھی قبول احمدیت کی توفیق مل گئی۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی کو مختلف عزیزوں اور دیگر لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت اور مقاطعہ کا سامنا کرنا پڑا۔ دباؤ ڈالا گیا لیکن ہمیشہ خدا کے فضل سے استقامت کا مظاہرہ کیا۔ آپ کو جماعت میں شمولیت پر بڑا فخر تھا۔ بہت دفعہ جب کسی نے کہا کہ آپ تو ان پڑھ ہیں ۔ پھر آپ کو جماعت کی صداقت کیسے معلوم ہوئی ؟ تو کہنے لگیں کہ میں نے جماعت کے متعلق سنا اور سچائی مجھ پر واضح ہوگئی تو میں ایمان لے آئی کیونکہ ایمان کے لئے زیادہ علم کی نہیں بلکہ دل کے تقویٰ اور سچائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ مکرم محمد منیر ادلبی صاحب آف سیریا کی ساس تھیں۔

3۔مکرمہ Aziza Binti Mkelemi صاحبہ آف تنزانیہ

آپ 27 مارچ 2010ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔ پرانی احمدی تھیں ۔ ہر دلعزیز اور نیک خاتون تھیں ۔ مربیان سلسلہ کی خوب خدمت کرتیں۔ پڑھی لکھی نہ تھیں لیکن ایمان مضبوط تھا۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں پانچ بیٹے بیٹیاں، متعدد پوتے اور نواسے یادگار چھوڑے ہیں ۔ آپ مکرم یوسف عثمان کامبا ألایا صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ کی والدہ تھیں۔

4۔مکرم پیر عبدالرحمٰن صاحب (گلستان کالونی فیصل آباد

21 فروری 2010ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے ۔ خدمت دین کے کاموں میں ہمیشہ بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔

5۔مکرم شریف احمد جٹ صاحب (محمود آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ)

17 فروری 2010ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ 1947ء میں ہجرت کر کے لاہور آئے۔ بعدازاں لمبا عرصہ آپ نے محمود آباد سٹیٹ میں گزارا۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

6۔مکرم فضل احمد صاحب (گولیکی ضلع گجرات)

یکم جنوری 2010ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے تحت مختلف عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ گولیکی میں صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ اور مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کے چچا تھے۔

7۔مکرم خدایار صاحب (35 شمالی سرگودھا)

22 فروری 2010ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مخلص دیندار، نماز باجماعت کے پابند، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی سختی سے پابندی کرنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مکرم عبدالمجید زاہد صاحب

ہمارے خاندان میں احمدیت کا آغاز اور خدمات سلسلہ

میرے آباؤاجداد قادیان سے تقریباً 15 کلومیٹر مشرق کی طرف دریا بیاس کے قریب پھیرو چچی گاؤں میں رہتے تھے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے پڑدادا محترم میاں نتھو صاحب ابن مکرم عمر خان صاحب اور میرے دادا محترم چوہدری اکبر علی صاحب مرحوم کو 1906ء میں اکٹھے ہی حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت میرے دادا جان کی عمر تقریباً پندرہ سال تھی اور آپ کا وصیت نمبر 502 ہے اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ اس طرح آپ کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

اسی طرح میرے پڑدادا میاں نتھو صاحب بھی موصی تھے آپ کا وصیت نمبر 503 ہے اور آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں قطعہ نمبر 2 میں مدفون ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے بڑوں نے وقت کے امام کو پہچانا اور آج ہم اس الٰہی جماعت میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خاندان کے اکثر بزرگوں کو خدمت کرنے کا موقعہ ملا ہے اور مل رہا ہے۔ میرے والد محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب مرحوم کو پارٹیشن سے پہلے ہی حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر 1935ء میں سندھ کی سٹیٹس ناصر آباد اور محمود آباد اور گوٹھ عبدالسلام میں خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ پاکستان کے قیام کے بعد حضور اکثر سندھ کی زمینوں میں دورے پر تشریف لاتے تو اس موقعہ پر میرے والدین کو حضور کی خدمت کرنے کا موقعہ ملتا۔ 1952ء میں حضور جب ناصر آباد تشریف لائے تو میرے والد صاحب کی درخواست پر آپ نے میرے والد صاحب کے نکاح کا خطبہ دیا۔ میری والدہ محترمہ، والد صاحب کی کزن تھیں اور ناصر آباد میں رہائش پذیر تھیں۔ والدہ نکاح کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی حضور نے ازراہ شفقت مبارکباد دی اور والدہ کو مبلغ ایک صد روپیہ دیا۔ والدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ اس واقعہ کا اکثر بڑے فخر سے ذکر کرتی ہیں۔ والدہ فرماتی ہیں کہ حضور جب بھی ناصر آباد (سندھ) میں تشریف لاتے تو اکثر لجنہ و ناصرات کو زیارت کا موقعہ دیتے اور ایمان افروز واقعات سناتے اور جائزہ بھی لیتے۔ لجنہ و ناصرات سے نماز اور اس کا ترجمہ اور قرآن کریم کی سورتیں سنتے۔ اس طرح میرے والدین کو اپنے پیارے امام کے قریب رہ کر روحانی فیض حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

میرے تایا جان ماسٹر فضل دین صاحب طارق کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سندھ میں جماعت کے تعلیمی اداروں میں خدمت کرنے کا موقعہ ملتا رہا اور آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت جنون کی حد تک شوق تھا اور آپ کے ذریعے سینکڑوں لوگ احمدیت میں شامل ہوئے۔ خاص طور پر نوشہروی خاندان اور فیروز پوری خاندان اور سندھ کے لذھانی خاندان قابل ذکر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل سندھ تشریف لاتے تو ماسٹر فضل دین آپ سے دعوت الی اللہ کے میدان میں خاص طور پر استفادہ کرتے اور آپ کے ساتھ سوال و جواب کا پروگرام بناتے اور زیر دعوت دوستوں سے ملواتے۔ خاص طور پر چوہدری علم دین مرحوم فیروز پوری کے گاؤں جا کر سوال و جواب کا پروگرام رکھتے اور یہ پروگرام اکثر پنجابی زبان میں ہوتے جسے گاؤں والے بہت پسند کرتے۔ حضور کے تعاون اور دعا سے فیروز پوری سارا خاندان احمدی ہوگیا اور آج اس خاندان سے ایک واقف زندگی مکرم مقصود احمد مربی سلسلہ کراچی میں خدمت کررہے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاندان کے بہت سارے احباب کو اپنی زندگیاں وقف کر کے سلسلہ کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا اور مل رہا ہے۔ سب سے پہلے میرے چچا محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب طاہر مرحوم کو اپنی زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی۔ آپ لاہور، کراچی، لاڑکانہ، سمبڑیال بحیثیت مربی سلسلہ خدمت کرتے رہے اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ آپ جب احمدیہ ہال کراچی میں مربی سلسلہ تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کراچی دورے پر تشریف لائے۔ احمدیہ ہال میں ایک ملاقات کے موقعہ پر حضور نے مولانا عبدالسلام طاہر کا تعارف کرواتے وقت فرمایا کہ آپ مہان مربی ہیں اور جماعت کو آپ جیسے مربی چاہئیں۔

آج بھی ہمارے خاندان کے مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ علاقہ سندھ مکرم عنایت اللہ زاہد مشنری انچارج یوگنڈا۔ مکرم حمید اللہ ظفر پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا۔ مجیب احمد منیر ''بینن'' مغربی افریقہ۔ مکرم نسیم احمد شمس مربی سلسلہ۔ بشارت احمد قمر مربی سلسلہ۔ مکرم جری اللہ راشد اور مکرم طاہر احمد منیب مربی سلسلہ کو جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ اس طرح انجینئر عمران بابر صاحب تحریک جدید کی سٹیٹ میں بحیثیت مینیجر خدمت کررہے ہیں اس طرح اس وقت پندرہ مربیان سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کررہے ہیں اور بعض زیر تعلیم ہیں۔ اس طرح 1974ء اور 1984ء میں خاندان کے کافی احباب کو اسیران راہ مولیٰ ہونے کی توفیق ملی۔ خلفاء احمدیت جب سندھ میں دورے پر تشریف لاتے تو اس موقعہ پر خاکسار کو آپ کے بہت قریب رہنے کا موقعہ ملتا رہا ہے اور مجالس عرفان کے موقع پر روحانی فیض حاصل کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قربت کا موقعہ ملا اور آپ کی ایمان افروز باتیں سننے کا موقعہ ملا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خاندان اور آنے والی نسلوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور ہمیشہ سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نظارہ یاد ہے

محترم شیخ عبدالقادر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار کو یہ شرف حاصل ہے کہ جنوری 1925ء کو جبکہ یہ خاکسار پہلی مرتبہ ہندو ہونے کی حالت میں محترم میاں محمد مراد صاحب کے ساتھ قادیان جارہا تھا تو راستہ میں رات حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے گھر میں گزاری تھی۔ مجھے آپ کے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز پڑھنے کا نظارہ اب تک یاد ہے۔ ایک قالین کے اوپر جائے نماز پر آپ نے پہلے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر ایک رکعت الگ پڑھ کر وتر مکمل کئے نماز پڑھتے وقت آپ کی شکل دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی فرشتہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 164)

تحریک جدید اور اس کے دور رس نتائج

محترم سید میر محمد احمد صاحب

آج ایک پرانی بات یاد آگئی جو نہ صرف دلچسپ ہے بلکہ موجب ازدیاد ایمان بھی ہے۔

''اس بات کا تعلق 1970ء کے پاکستان کے الیکشن کے زمانے سے ہے۔ ان دنوں مرحوم مولانا کوثر نیازی صاحب میرے دوست تھے دوستی کی وجہ یہ بنی تھی کہ اس زمانے میں خاکسار لاہور میں ایک مشروب ساز کمپنی کا مینیجنگ ڈائریکٹر تھا اور مولانا کوثر نیازی صاحب شہر لاہور کے مشروب فروخت کرنے والے کھوکھوں (Beverage Outlets) کے ٹریڈ یونین کے صدر تھے۔ اپنی مشروبات کے بزنس کو فروغ دینے کی جدوجہد میں ہم دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور اسی زمانے میں ایک تیسرے صاحب مکرمی مسعود (عرف مسعود کھدر پوش) بھی ہم دونوں کے دوست بن گئے۔

مسعود کھدر پوش آئی سی ایس کیڈر (I.C.S. Cader) کے افسر تھے اور اس زمانے میں وہ پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ اوقاف کے سیکرٹری تھے۔ چونکہ ان کی سوچ ''بائیں بازو'' والی تھی اس لئے 1970ء کے الیکشن سے پہلے ان کی سوچ اور عمل دونوں اس جانب مائل تھے کہ کسی طرح سے بھی ہونے والے الیکشن میں پاکستان پیپلز پارٹی (PPP) جیت جاوے کیونکہ PPP کا اس وقت کا نعرہ ''روٹی، کپڑا، مکان'' انہیں بہت بھاتا تھا۔ مسعود کھدر پوش جنگ عظیم دوم سے چند سال پہلے جب آئی سی ایس کے امتحان کی تیاری کے لئے انگلستان میں مقیم تھے تو وہاں ان کی واقفیت (اور میل ملاپ) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) سے تھی، (یاد رہے کہ اس زمانہ میں حضور آکسفورڈ یونیورسٹی کے طالب علم تھے) اور اسی طرح صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سے بھی جو خود بھی آئی سی ایس کے افسر بنے اور پاکستان میں ایک لمبی اور کامیاب سروس کے بعد ورلڈ بینک (واشنگٹن) کے ڈائریکٹر بنے اور وہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کئی سال جماعت احمدیہ امریکہ کے کامیاب امیر جماعت رہے۔ جہاں آپ نے جولائی 2002ء میں وفات پائی۔

1970ء کے الیکشن سے پہلے مولانا کوثر نیازی صاحب و مسعود کھدر پوش اور خاکسار نے مل کر بہت سے کام کئے۔ کام کے دوران فرصت کے اوقات میں حالات حاضرہ پر تبادلہ خیال بھی ہوتا تھا۔

پھر ایک دن کہنے لگے کہ میں 1934ء میں مجلس احرار کا پُرجوش ممبر تھا اور بیان کیا کہ میں بھی قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے والے مجلس احرار کے اس تاریخی جلسے میں شمولیت کے لئے قادیان گیا تھا یہ بھی کہا کہ اس زمانے میں مجلس احرار ایک مضبوط اور بے حد مقبول پولیٹیکل پارٹی تھی اور اس وجہ سے ہمیں پورا یقین تھا کہ پنجاب کے آئندہ ہونے والے الیکشن میں ہم اتنی واضح اکثریت حاصل کرلیں گے کہ پنجاب کی حکومت کے سب اداروں پر ہمارا کنٹرول ہو جاوے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یقین تھا کہ اس طرح مجلس احرار مرزائیت کا خاتمہ کردے گی۔

پھر کہا کہ ہمارے قادیان والے 1934ء کے جلسہ کے بعد جب آپ کے حضرت صاحب نے یہ اعلان کیا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں تو ہم اپنی پارٹی کی میٹنگز میں بہت ہنسے کیونکہ ہمیں آپ کے حضرت صاحب کی یہ بات دور از قیاس لگی مگر کچھ عرصہ بعد ہی ہم (مجلس احرار) سے ایک شدید سیاسی غلطی سرزد ہوگئی اور سچ مچ زمین ہمارے پیروں کے نیچے سے نکل گئی۔ ہوا ایسے کہ مجلس شہید گنج والے معاملہ میں جو پالیسی اور راہ ہم نے اختیار کی وہ پنجاب کے مسلمانوں کو کسی صورت میں قابل قبول نہ تھی اور اس وجہ سے پنجاب کا تقریباً سارا مسلمان معاشرہ ہمارے خلاف ہوگیا اور اس وجہ سے ہم اس الیکشن میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کرسکے۔

پھر دوسری بات یہ ہوئی کہ آپ کے حضرت صاحب نے ایک جادو کی چھڑی نکالی اور جادو کی چھڑی سے انہوں نے مجلس احرار کو سخت زک پہنچائی۔ میں نے پوچھا کہ وہ جادو کی چھڑی کیا تھی؟ کہنے لگے ''تحریک جدید'' پھر کہا کہ شاید اس زمانے میں آپ چھوٹے تھے۔ اس لئے آپ کو یاد نہ ہو کہ جماعت احمدیہ اس وقت ایک چھوٹی سی غریب جماعت تھی۔ اس کے پاس ترقی کرنے کے لئے نہ تو کافی مالی وسائل تھے اور نہ ہی مناسب تعداد میں اعلیٰ علم والے اور اعلیٰ انتظامی قابلیت رکھنے والے افراد۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے آپ کے حضرت صاحب نے فوراً ایک جامع پروگرام/لائحہ عمل اپنی جماعت کو پیش کیا۔ اس سکیم نے ایک جانب تو انہوں نے اپنی ساری جماعت کو بہت ہی سادہ زندگی گزارنے کے لئے ایک ایسے پُرجوش طریقے سے ایسا مائل کیا کہ جماعت احمدیہ کے تقریباً سب ہی گھرانے اتنی سادہ زندگی گزارنے لگے کہ وہ لوگ بھی جن کا پہلے اپنی آمد میں گھر کا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا اب اس سادہ زندگی گزارنے کی وجہ سے پیسے بچانے لگ گئے اور یہ بچائی ہوئی رقوم انہوں نے آپ کی جماعت کو چندے کی صورت میں دینی شروع کردی اس طرح ایک دو سال کے عرصہ میں ہی آپ کی جماعت کے پاس اتنے فنڈز ہوگئے جن سے آپ کے حضرت صاحب نے ہمارے خلاف بہت سا لٹریچر پھیلا کر ہمیں کمزور کردیا۔ اس سادہ زندگی کے پروگرام کے ساتھ ساتھ آپ کے حضرت صاحب نے ایک علمی، اخلاقی اور انتظامی تربیت کا ایسا پُرزور پروگرام ترتیب دیا کہ چند سالوں میں ہی انہوں نے اپنی کمزور اور غریب جماعت میں سے ہی ایک تربیت یافتہ مضبوط لشکر پیدا کردیا اور اس لشکر نے ہمیں ہر فرنٹ پر شکست دے دی۔ یہ تھی وہ جادو کی چھڑی (تحریک جدید) جس کے بعد ہم پنجاب کی سیاست کے میدان میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔

پھر اس واضح کامیابی کے بعد آپ کے حضرت صاحب نے اس جادو کی چھڑی کو اور لمبا کیا اور اس سے سب سے زیادہ اور بڑا فائدہ یہ اٹھایا کہ انہوں نے دنیا کے کئی ملکوں میں اپنے مشن قائم کردیئے۔ جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ ایک کمزور سی لوکل جماعت سے ترقی کرکے پہلے ایک نیشنل جماعت بنی اور پھر ایک انٹرنیشنل جماعت بن گئی۔

آج اسی مضمون کو لکھتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ جو بات مسعود کھدر پوش صاحب کو سب سے پہلے بیان کرنی چاہئے تھی وہ حضور کی بے مثال قیادت کی قابلیت تھی جو جماعت احمدیہ کی ترقی کا اصل راز تھا۔

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بے مثال قیادت نے نہ صرف فتنہ احرار کے زمانے میں ہی جماعت احمدیہ کی لاجواب قیادت کی بلکہ اس کے بعد جنگ عظیم دوم کے پانچ سالہ عرصہ میں بہت سی سکیموں سے جماعت احمدیہ کے افراد اور ان کے اموال کو صحیح راستوں پر لگا کر اس طرح بھی جماعت کو بہت مضبوط بنایا۔ حالانکہ اس جنگ کے دوران بھی بہت سے عوامل اور دشمن جماعت کو کمزور کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے رہتے تھے۔ پھر 1945ء سے 1947ء کے دو سال ایسے گزرے جب ہندوستان کی متوقع آزادی کی وجہ سے سارا ملک ہی ایک سیاسی گڑھ بن گیا تھا جس کے دوران حضور نے جماعت کو اور قادیان کو محفوظ کرنے کے لئے بہت سے انتظامات کئے مگر اگست 1947ء میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی چھپی ہوئی تقدیر سے قادیان پاکستان میں آنے کی بجائے ہندوستان میں چلا گیا تو اچانک ایک خطرناک صورتحال پیدا ہوگئی۔ مگر اس مشکل ترین زمانے میں بھی حضور نے بیشمار ایسے انتظامات کئے اور اس وجہ سے اس غدر کے زمانے میں بھی جماعت احمدیہ کے افراد اتنے زیادہ شہید نہیں ہوئے جتنے اور جگہوں میں دوسرے لوگ۔

اس کے ساتھ قادیان کی پوری آبادی کو مکمل ڈسپلن اور حفاظت سے پاکستان لانے کا انتظام کرنا اور پھر انہیں پاکستان میں بسانے کے طور طریقے میں ان کی معاونت کرنا۔ پھر اس کے ساتھ جماعت احمدیہ کا عارضی مرکز لاہور میں قائم کرنا اور ساری جماعت کو وہاں سے کنٹرول کرنا۔ پھر مجوزہ نئے مرکز (جو بعد میں ربوہ کہلایا) کے لئے جگہیں ڈھونڈنا اور پھر نئے مرکز کی جگہ کے بارے بے حد مشکل فیصلہ کرنا (کیونکہ اس کی بابت گورنمنٹ کی فائلوں میں بھی لکھا تھا کہ یہ انسانوں کے بسنے کے قابل نہیں ہے) مگر کوشش اور محنت سے ہی اس ناقابل رہائش جگہ میں ایک بالکل نیا اور ماڈرن شہر بنا لینا ایک عام قسم کے لیڈر کا کام نہیں تھا اور پھر ساری دنیا کی احمدی جماعتوں کو اس بیابان بستی سے کنٹرول کرلینا یہ اسی عظیم لیڈر کا ہی کام تھا اور وہاں بھی یہی جادو کی چھڑی ''تحریک جدید'' ہی کام آتی تھی۔

بہت غور و فکر کے بعد خاکسار نے پچھلے چالیس سال کے دنیا کے پولیٹیکل اور مالی حالات کو اپنے ذہن میں خوب گھما پھرا کر ان کا تجزیہ کیا تو یہ نتیجہ نکالا کہ پچھلی نصف صدی میں جہاں کہیں بھی کسی قوم کو اچھی اور قابل قیادت نصیب ہوئی اور اس قیادت نے اپنی قوم کو ذلت کے گڑھوں سے نکال کر ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے میں کامیابی حاصل کی تو انہوں نے بھی ''تحریک جدید'' نما پلان سے ہی ایسا ممکن بنایا۔ اس کی تازہ ترین مثال اسی زمانے میں چین کی ہے جہاں ماؤزے تنگ اور ان کی ٹیم نے نصف صدی کے عرصہ میں ہی ایک افیم زدہ قوم کو ایک سپر پاور بنا دیا۔

تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ آج سے کئی صدیاں پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام اگرچہ اپنی قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو فرعون مصر سے بچا کر وادی سینا (کنعان) تک تو لے گئے مگر وہاں پہنچ کر وہ گری پڑی قوم فلسطین کو فتح کرنے کی ہمت نہ دکھا سکی۔ جس کی وجہ سے انہیں 40 سال تک وادی ایمن یعنی فلسطین کے جنوب میں واقع ایک غیر آباد صحرائی علاقے میں ہی کیمپوں (Camps) میں لمبا عرصہ گزارنا پڑا۔ ایک جانب تو وہ اتنے بے ہمت تھے کہ وہ فلسطین کو فتح کرنے کے خیال سے بھی ہچکچاتے تھے مگر دوسری جانب وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اعلیٰ غذا کا مطالبہ بار بار کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے اس اعلیٰ غذا کے مطالبہ کو کبھی بھی منظور نہیں کیا بلکہ تحریک جدید والا ایک کھانا اور وہ بھی بالکل سادہ کے علاوہ انہیں کچھ بھی زائد کھانے کی اجازت نہ دی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس قوم کو فاتح کا لقب پانے میں چالیس برس لگ گئے اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اس عرصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے اور آپ فتح فلسطین کو اپنی زندگی میں دیکھ نہ

پائے۔ مگر جب ان چالیس سال کے دوران ہجرت کرنے والے افراد آہستہ آہستہ وفات پا گئے اور وہ نئی نسل بڑی ہوئی جو وادی سینا کے صحرا کے کیمپوں میں ہی پیدا ہوئی تھی اور بچپن سے ہی انہوں نے سخت قسم کی (دنیاوی لذات سے عاری) زندگی گزاری تھی اور اس وجہ سے وہ سخت جان اور بہادر بن گئے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان نوجوانوں نے (قریباً! بغیر کسی بڑی جنگ کے) فلسطین کو فتح کرلیا اور اس پر قابض ہو گئے اور وہاں کے حاکم بن گئے۔

فیلڈ مارشل منٹگمری (جنہوں نے برٹش افواج کی جنگ عظیم دوم میں اعلیٰ فوجی لیڈر شپ کی وجہ سے شہرت پائی) اپنی کتاب (قیادت Path to Leadership) میں لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا وادی ایمن (کنعان) پہنچنے کے بعد المیہ یہ تھا کہ اگرچہ فرعون کی فوج سے تو سمندر پار کرتے وقت معجزانہ طور پر بچ گئے تھے مگر چونکہ مصر میں بنی اسرائیل قوم نے کئی صدیاں غلامی کی گزاری تھیں اس وجہ سے ان میں زندہ اور بہادر قوموں والی کوئی بھی خوبی باقی نہیں رہی تھی وہ نہ ہمت والے رہے تھے اور نہ ہی عزم والے اور نہ ہی ان میں فاتح اور کامیاب قوموں والی کوئی بھی خوبی باقی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ ایک عظیم لیڈر تھے اس لئے وہ اپنی قوم کی کمزوریوں کو جانتے تھے اس لئے ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے آپ نے ساری قوم کو فوج نما کیمپوں میں رکھا۔ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے سب کے کیمپوں کو الگ الگ اس لئے بنایا تا کہ ہر قبیلہ اپنے اپنے قائد اعلیٰ کی ماتحتی میں روزمرہ کے تربیتی پروگرام پر عمل کرتا رہے اور آپس میں دوسرے قبیلے والوں سے کوئی تنازعہ نہ ہو۔ نیز آپ نے اپنی قوم کو اس علاقہ کی زمین پر زراعت کرنے کی اجازت نہ دی اس لئے کہ اگر وہ وہاں زراعت شروع کر دیتے تو آہستہ آہستہ اپنے اصلی مشن یعنی فتح فلسطین کو بھول جاتے اس طرح آپ نے ساری قوم کو بالکل سادہ کھانے پر رکھا اور انہیں اس علاقے کی گندم اور دوسری زرعی اجناس کو استعمال کرنے سے بھی منع کر دیا صرف خود شکار کر کے پرندے، خرگوش یا ہرن وغیرہ مار کر کھانے کی اجازت دی۔

دوسری جانب آپ کی ساری قوم کی یہ خواہش تھی کہ دوسری قوموں کی طرح ان کے پاس کوئی قومی نشان (Symbol) ہو مگر اس بات کی اجازت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں نہ دی تا کہ وہ ایک نقال قوم نہ بن جاویں۔ مگر ایک بار جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی پوری قوم کو اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی سپرداری میں چھوڑ کر چالیس دن کے لئے خصوصی عبادت کے لئے پہاڑ پر چلے گئے تو آپ کی قوم نے آپ کی غیر موجودگی میں حضرت ہارون علیہ السلام کی زندگی عذاب کردی اور اپنی سابقہ ڈیمانڈز پر اتنا زور دیا کہ قومی نشان والی بات کو منوانے کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام کو مجبور کر دیا جب چالیس دن کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام لوٹے تو آپ یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے کہ ان کی غیر حاضری کے دوران ان کی قوم نے اپنے لئے ایک قومی نشان بصورت ایک صفرائی رنگ کی گائے کا بچھڑا بنا رکھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ دیکھ کر نہ صرف بے حد ناراض ہوئے بلکہ اپنے بھائی کو بھی بہت ڈانٹا پھر آپ نے اپنی قوم کو بار بار سمجھا کر انہی سے ہی اس صفرائی رنگ کے بچھڑے کو ذبح کروایا اور اس طرح یہ معاملہ رفع دفع ہوا۔

مگر دوسری جانب جو بنی اسرائیل بچے ہجرت کے بعد اس صحرا میں پیدا ہوئے تھے جب وہ بڑے ہوئے تو چونکہ وہ بچپن ہی سے ایک سخت زندگی کے عادی تھے اس لئے ان میں آہستہ آہستہ فاتح قوموں والی خوبیاں پیدا ہو گئیں اور جرأت والے بھی بن گئے بہادر بھی بن گئے اور ان میں تحمل بھی پیدا ہو گیا اور ذہنی اور جسمانی توانائی بھی پیدا ہو گئی اس لئے جتنے عرصہ میں نئی نسل جوانی تک پہنچی اور ساتھ ساتھ پرانی اور بوڑھی نسل جو بالکل ہی نالائق اور ناکارہ ثابت ہو چکی تھی ختم ہو گئی یعنی جب پرانی نسل کے بوڑھے فوت ہو گئے تو پھر نوجوان نسل نے فلسطین کو ایک معمولی سی جنگ کے بعد فتح کرلیا۔

اب آپ تیزی سے دو ہزار سال آگے بڑھیں جب ملک عرب میں حضرت محمد ﷺ کا ظہور ہوا قریباً چالیس برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرعی نبوت عطا کی اور ساتھ ساتھ آپ کو تمام نبیوں کا سردار یعنی خاتم النبیّین بھی بنایا۔ اسی زمانے میں ملک عرب پر کوئی باہر کی قوم حاکم نہ تھی اور اس وقت عرب قوم اپنے کلچر کے لحاظ سے نہ صرف ایک متحرک قوم تھی بلکہ معاشی اور ایسی ہی دیگر مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتی تھی۔ ہزاروں میل کے تجارتی سفر کرنا ان کا معمول تھا۔ آنحضرت ﷺ بھی اپنے بچپن میں ایک بار اپنے دادا کے ساتھ ایک ایسے ہی تجارتی سفر پر گئے تھے اور حضرت خدیجہؓ سے شادی سے کچھ عرصہ پہلے آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کے ایک تجارتی قافلے کے انچارج بن کر ملک شام بھی گئے تھے اور اس زمانے میں ساری عرب قوم آپ کو ایک بہترین فرد اور امین کا لقب سے پکارتی تھی۔ مگر اسلام کے آتے ہی تمام قوم آپ کی سخت دشمن ہو گئی اور اس شدید دشمنی میں آپ کے لئے اتنی سخت مشکلات پیدا کردیں کہ مجبور ہو کر آنحضرت ﷺ نے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ مگر اس پر بھی قریش مکہ کی قیادت نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا اور ان سب نے مل کر آنحضرت ﷺ اور مدینہ میں رہائشی مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کئی بار مدینہ پر فوجی حملے کئے جن میں قریباً ہر بار اسلام دشمن افواج کو یا تو شکست ہوئی اور یا انہیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی اور آہستہ آہستہ اسلام کا پلہ بھاری ہونا شروع ہو گیا اور بالآخر ہجرت کے صرف دس سال کے بعد آنحضرت ﷺ دس ہزار کی اسلامی فوج سے مکہ پر بغیر جنگ لڑے ہی مکہ والوں پر مکمل فتح پالی اور اس کے بعد قریباً تمام ہی قریش مکہ کے قبائل آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آ گئے۔ ان حالات کے بعد چونکہ عرب قوم میں سختیاں برداشت کرنے کی عرصہ سے عادت تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بے حد متحرک بھی تھے۔ اس لئے ان کے لئے اب اسلام کے پیغام کو بھی دور تک جا کر پہنچا دینا کوئی مشکل کام نہ تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اور بعد میں خلفاء راشدین کے زمانے میں ہی اس قوم نے اسلام کے پیغام اور تعلیم کو نہ صرف سارے مشرق وسطیٰ میں پہنچا دیا اور پھیلا دیا بلکہ اگلی نصف صدی میں انہوں نے یہ پیغام ایک طرف سپین تک اور دوسری طرف انڈونیشیا تک بھی پہنچا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے مقابلہ میں عرب قوم کو چالیس سال کا انتظار نہیں کرنا پڑا مگر یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ عرب قوم کی لاتعداد خوبیوں سے زیادہ ان کامیابیوں میں آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ اور آپ ﷺ کی لاجواب اور مثالی قیادت کا بھی بے حد دخل تھا۔ تاریخ یہ کہتی ہے کہ دنیا میں کوئی نیا مذہب اور اس کی تعلیم اتنی تیزی سے (دنیا کی ہسٹری میں) پہلے کبھی نہیں پھیلی جتنی تیزی سے اسلام کی تعلیم پھیلی۔

اب چودہ سو سال اور آگے چلیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود کو دین حق کی نشاط ثانیہ کے لئے مامور کیا گیا دیگر بہت بڑی بڑی اصلاحوں کے علاوہ آپ کا عظیم ترین کام اور خلافت کو مستقل طور پر اس دنیا میں قائم کرنا تھا۔ آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے رسالہ الوصیت کے ذریعہ اپنے بعد نہ صرف ''خلافت احمدیہ'' کو ایک مستقل ادارہ کے طور پر قائم کرنے کا پروگرام جماعت احمدیہ کو دیا بلکہ اس کے ساتھ منسلک ''نظام وصیت'' کو بھی ایک مستقل ادارہ بنا دیا۔ ہر غور کرنے والا آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ دونوں نظام اصل میں ایک دوسرے سے مخلوط ہیں یعنی ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے اور ان دونوں اداروں کی وجہ سے ہی جماعت احمدیہ نہ صرف پچھلے ایک سو برس سے اس دنیا میں قائم ہے بلکہ روز بروز تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کے ساری دنیا میں روز بروز ترقی اور مضبوط ہونے میں سے بڑا رول خلافت احمدیہ کا ہے اس ترقی کو تیزی سے بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ اول جماعت کے پاس بہت بڑی تعداد میں ہنر مند، لائق، تعلیم یافتہ اور اعلیٰ کردار والے افراد موجود ہوں اور دوسری طرف نہ صرف بہت سے مالی فنڈز موجود ہوں اور جن میں اضافے کا سسٹم ایسا ہو کہ جوں جوں جماعت بڑھے اسی حساب سے مالی فنڈز بھی ساتھ ساتھ بڑھتے جاویں۔

مگر اس بات کا ہونا بھی ضروری ہے کہ اس ترقی کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے تمام کارکنان کی تربیت کے نظام کو بھی مستقل طور پر آگے بڑھانے کے لئے بھی ایک مستقل نظام ہو۔ یہی وہ ضرورت ہے جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آج سے 27 سال پہلے تحریک ''وقف نو'' کی بنیاد ڈالی اور کچھ عرصہ بعد یہ خواہش بھی کی کہ اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے آئندہ چند سالوں میں جماعت احمدیہ کو کم از کم پانچ ہزار نئے نوجوان اعلیٰ تربیت شدہ کارکن مہیا ہو جاویں۔

جب ''تحریک وقف نو'' کے زیر تربیت بچے بڑے ہو کر جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں میں کام کرنے لگ جائیں گے اور ان کی موجودہ جماعتی اداروں میں اکثریت ہو جاوے گی تو جماعت احمدیہ کے مختلف ادارے اتنی تیزی سے شاندار کارنامے انجام دیں گے کہ دیکھنے والوں کو ایسا لگے گا کہ راکٹ چلنے والا جہاز بے حد تیزی سے آسمان کی جانب بڑھ رہا ہے۔ یہ بات میں اس لئے پورے وثوق سے لکھ رہا ہوں کیونکہ میرے علم کے مطابق تحریک وقف نو کا تربیتی پروگرام بہت شاندار ہے۔

تحریک وقف نو کے ٹریننگ پروگرام میں عمومی تعلیم، پروفیشنل تعلیم اور دینی تعلیم کے علاوہ بہت زور اخلاق اور کردار سازی کی جانب ہے۔ مثلاً ذاتی صفائی، سچ سے محبت، سخت جانی، امانت دیانت، تحمل، لطافت، غصہ کنٹرول، وفا، شگفتگی، مزاج، قناعت پسندی وغیرہ وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ جھوٹ سے نفرت و ترش روی، بھونڈا پن اور انتقام لینے والی عادت سے پرہیز کی تعلیم بھی پُرزور طریقوں سے دی جاتی ہے۔

آخر میں خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ میری ناقص رائے میں ''صفرانی رنگ کا بچھڑا'' سے مراد سونا یعنی گولڈ ہے جس کا بدل آجکل امریکن ڈالر ہے اور ''تحریک جدید'' کا سب سے ضروری مطالبہ کہ سادہ زندگی بسر کرو ''سادہ اور ایک کھانا کھاؤ'' کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف آپ کے اخراجات کم ہوں بلکہ آپ زیادہ دیر تک سو نہ سکیں اور نیند آپ پر ایسا غلبہ حاصل نہ کر سکے تا کہ آپ ضروری عبادات اور سخت محنت میں لمبا عرصہ مشغول رہ سکیں۔ کیونکہ لمبی اور غیر ضروری نیند بھی نفس کو کمزور کرنے والی چیز ہے۔

اس لئے تحریک جدید کے مطابق ہمیں اپنے نفس کو کمزور کرنے والی دونوں چیزوں یعنی سونا (گولڈ) کی غیر معمولی محبت سے اور سونا (کثرت نیند) کی عادت سے کسی حد تک پرہیز کرنا ہوگا۔ یعنی ان دونوں کو اعتدال میں رکھنا ہوگا۔

باقاعدگی

مکرم قاضی محمد ابراہیم صاحب نارووال نمازوں میں باقاعدہ تھے اور تہجد بھی باقاعدگی سے تمام عمر ادا کرتے رہے۔ آپ جس گاؤں میں رہائش پذیر تھے وہاں پر جماعت نہ تھی۔ تین میل کے فاصلہ پر جماعت احمدیہ تھی (پاکستان بننے سے پہلے) وہاں پر ہر جمعہ باقاعدگی سے جاتے بلکہ وہاں جمعہ بھی پڑھاتے اور جہاں بھی اپنی تبدیلی کے سلسلہ میں جاتے جماعت سے ضرور تعلق رکھتے خواہ اس ضمن میں آپ کو میلوں سفر بھی کرنا پڑے کرتے۔

(روزنامہ الفضل 27/اگست 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم وسیم احمد مظفر صاحب مقیم یو۔کے (سابق استاد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ) کو مورخہ 25 جون 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے ناجیہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب صدر جماعت Datteln جرمنی کی نواسی، مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹر کی پوتی، مکرم چوہدری نور حسن صاحب سابق امیر حلقہ گوجرہ اور حضرت چوہدری حسن محمد صاحب جھنگل آف تلونڈی جھنگلاں رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو درازی عمر والی، نیک، خادمہ دین اور دین و دنیا کی حسنات کا وارث بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد انور صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کو مورخہ 30 جون 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام طٰہٰ اکرم عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم عبدالحمید صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور جماعت کا مفید وجود اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم ماسٹر رشید احمد مندرانی بلوچ صاحب تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان اطلاع دیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم قمر رشید مندرانی صاحب بلوچ مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 27 فروری 2010ء کو ہمراہ مکرمہ قیصرہ عندلیب صاحبہ بنت مکرم سردار خان مندرانی بلوچ صاحب مرحوم سکنہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم رانا ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تونسہ شریف نے کیا۔ دولہا اور دلہن کا تعلق حضرت حافظ فتح محمد صاحب مندرانی اور حضرت نور محمد صاحب مندرانی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرمہ عطیہ عارف صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 28 مئی 2010ء کے سانحہ دارالذکر میں میرے پیارے بیٹے مکرم ناصر محمود صاحب شہادت کا درجہ پا گئے۔ اس تکلیف اور دکھ کے موقع پر احباب جماعت اور جماعت احمدیہ لاہور کے تمام افراد لجنہ، خدام، انصار اور اطفال کا ایک طرح اس دکھ کو محسوس کرنا اور ایک ایک زخمی یا شہید کے گھر جانا اور تعزیت کرنا صرف خلافت احمدیہ کی برکت ہے ہر فرد نے اس صدمہ کے موقع پر خاکسار اور میرے خاوند مکرم محمد عارف نسیم صاحب اور تمام اہل خانہ کے ساتھ جس محبت اور پیار کا سلوک کیا۔ یہ وہی پیار ہے جو حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے افراد میں ڈال گئے ہیں۔ سب نے محسوس کیا کہ یہ درد اجتماعی ہے یہ دکھ ہم سب کا دکھ ہے۔ میں افراد جماعت کی تہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے ہمارے اس غم میں شریک ہو کر ہمیں تسلی وتشفی دی خدا تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے نیز راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے جماعت کی ترقیات کے دروازے کھول دے اور ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم ماسٹر احمد اویس صاحب ولد مکرم شمس الحق صاحب وصیت نمبر 88707 نے مورخہ 21 نومبر 2008ء کو سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے وصیت کی تھی۔ موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال ضلع راولپنڈی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

(الفضل 30 اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کی معاونت کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرمائیں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ”امداد طلبہ“ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سیالکوٹ اور نارووال کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرم زبیر خلیل خان صاحب آنریری مربی سلسلہ پولینڈ

جماعت احمدیہ پولینڈ کی وارسا کے 55ویں بین الاقوامی کتب میلہ میں شرکت

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پولینڈ کو وارسا کے 55 بین الاقوامی کتب میلہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ یہ کتب میلہ مورخہ 20 تا 23 مئی 2010ء کو وارسا کے مشہور کلچر اور سائنس محل میں منعقد ہوا۔ جو کہ شہر کے عین وسط میں واقع ہے۔ دوران میلہ سینکڑوں مرد و زن جماعت کے بک سٹال پر تشریف لائے۔ جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے دو خطابات نے شرکاء میں بہت مقبولیت حاصل کی اور سینکڑوں افراد ان خطابات کی کاپیاں ساتھ لے کر گئے۔ جماعت کے موجودہ امام نے یہ خطابات یو۔کے کی پارلیمنٹ کی عمارت اور بیت الفتوح لندن میں بالترتیب سال 2008ء اور 2010ء میں ارشاد فرمائے تھے۔ ان خطابات میں امام جماعت احمدیہ نے حقیقی دینی تعلیمات کی روشنی میں دنیا میں قیام امن اور دنیا کو درپیش مسائل کے حل کیلئے راہیں بتلائی ہیں۔ دین میں عورت کا مقام کا موضوع بھی شرکاء میں بہت مقبول رہا اور اس موضوع پر جماعت کا کتابچہ سینکڑوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ اسی طرح جماعت کی طرف سے جہاد کے موضوع پر پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم ہوا۔ جماعت کے بک سٹال پر دنیا کی 73 مشہور زبانوں میں قرآن مجید شرکاء کے لئے حیرت تجسس اور دلچسپی کا باعث بنا رہا۔ دو بڑے بینرز جن پر دین حق کا مطلب امن اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں لکھا تھا، جماعت کے سٹال کی شان بڑھاتے رہے۔ تقریباً تمام شرکاء نے جماعت کے ان سلوگنز کی تعریف کی۔ جماعت کی طرف سے شائع پولش قرآن مجید، اسلامی اصول کی فلاسفی اور لائف آف محمد ﷺ بھی فروخت ہوئیں۔

اس بین الاقوامی کتب میلہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے پانچ صد بک سٹال لگائے گئے۔ لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے کہ دین حق کے بارہ میں صرف ایک سٹال تھا اور وہ بھی صرف جماعت احمدیہ کا۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو حقیقی دین کی تعلیم سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نوٹ: سٹال کی تصاویر جماعت پولینڈ کی ویب سائٹ www.ahmadiyya.pl سے ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں۔

سانحہ لاہور میں زخمیوں کیلئے درخواست دعا

محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

سانحہ لاہور میں زخمی ہونے والے افراد میں سے اکثر احباب خداتعالیٰ کے فضل سے ہسپتالوں سے گھر جا چکے ہیں تاہم درج ذیل 6 زخمی احباب ابھی ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ ان کی جلد شفایابی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ایم عرفان احمد صاحب ابن مکرم ایم صدیق صاحب کے دائیں ٹخنے میں گولی لگی تھی جس نے ٹخنے میں سوراخ کر دیا تھا۔ زخموں کے مندمل ہونے کی رفتار آہستہ ہے مگر اللہ کے فضل سے حالت بہتر ہو رہی ہے۔

۞ مکرم کرنل (ر) سید شمشاد علی صاحب ابن مکرم خواجہ علی صاحب کے بائیں پاؤں میں گولی لگی تھی۔ ان کا دو دفعہ آپریشن ہو چکا ہے لیکن ابھی تک چلنے کے قابل نہیں ہیں۔ امید ہے کہ دو سے تین ہفتے تک ان کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔

۞ مکرم محمد اقبال صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب کی بائیں ٹانگ اور ٹخنے پر زخم آئے تھے۔ ان کے پاؤں کی تین انگلیاں کاٹ دی گئی ہیں اور ان کی دائیں ٹانگ بھی فریکچر ہے پاؤں کی پلاسٹک سرجری ہو چکی ہے۔ ان کی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے۔

۞ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم شفاء اللہ صاحب مرحوم دارالذکر میں گولی لگنے سے زخمی ہوئے تھے۔ گولیوں نے ان کے دونوں پاؤں میں سوراخ کر دیئے تھے۔ ان کے دائیں پاؤں کا آپریشن ہو چکا ہے۔ ان کی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے۔

۞ مکرم عطاء الحی صاحب ابن مکرم انور احمد صاحب (شہید) بیت النور میں زخمی ہوئے تھے۔ گولی لگنے سے ان کے پیٹ کی بڑی آنت زخمی ہو گئی تھی۔ گولی نکال دی گئی ہے۔ دوسری گولی کمر کے بائیں جانب لگی۔ ان کو پہلے دن سے بخار ہے اور ان کی شفایابی کی رفتار بہت آہستہ ہے ان کے والد مکرم انور احمد صاحب شہید سیکیورٹی گارڈ بیت النور ماڈل ٹاؤن اس سانحہ میں شہید ہو گئے تھے۔

۞ مکرم پروفیسر بشیر احمد صاحب ابن مکرم سراج دین صاحب کے دائیں ہاتھ اور دائیں ٹانگ پر گولی لگی تھی ان کا بایاں ٹخنہ بھی زخمی ہے۔ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب نے ان کا تین دفعہ آپریشن کیا ہے۔ ان کی حالت بتدریج بہتر ہو رہی ہے اور امید ہے کہ دو سے تین ہفتے تک انہیں ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔

علاوہ ازیں جو احباب گھروں میں شفٹ ہو چکے ہیں لیکن ابھی زیر علاج ہیں ان کیلئے بھی احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ نیز شہداء کے درجات کی بلندی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(بقیہ از صفحہ 1)

بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔ اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے، جن جن کو ضرورت ہو ان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور اگر اس فنڈ میں کوئی گنجائش نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' قائم ہے جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2010ء)

(مرسلہ: سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

درخواست دعا

۞ مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب ریسرچ سیل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی والدہ محترمہ بیمار ہیں اور جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود کے قیمتی روحانی خزانہ کی تدوین

۞ نظارت اشاعت مکتوبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی تدوین و اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر کسی خاندان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ایسے خطوط موجود ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے وہ ان خطوط کی مصدقہ نقول نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تا یہ قیمتی خزانہ جماعتی لٹریچر کا حصہ بن سکے۔ احباب یہ خطوط بذریعہ ڈاک یا ای میل بھجوا سکتے ہیں۔

ای میل ایڈریس: nusherat@yahoo.com

ایڈریس: نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

(ناظر اشاعت)

ربوہ میں طلوع و غروب 12 جولائی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
Sergical & Arthopedic instruments
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

سلطان آٹو سٹور
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 پک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

اکسیر بدن سیرپ (شربت فولاد)
فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ 042-5054243 7418584
چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

FD-10